بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

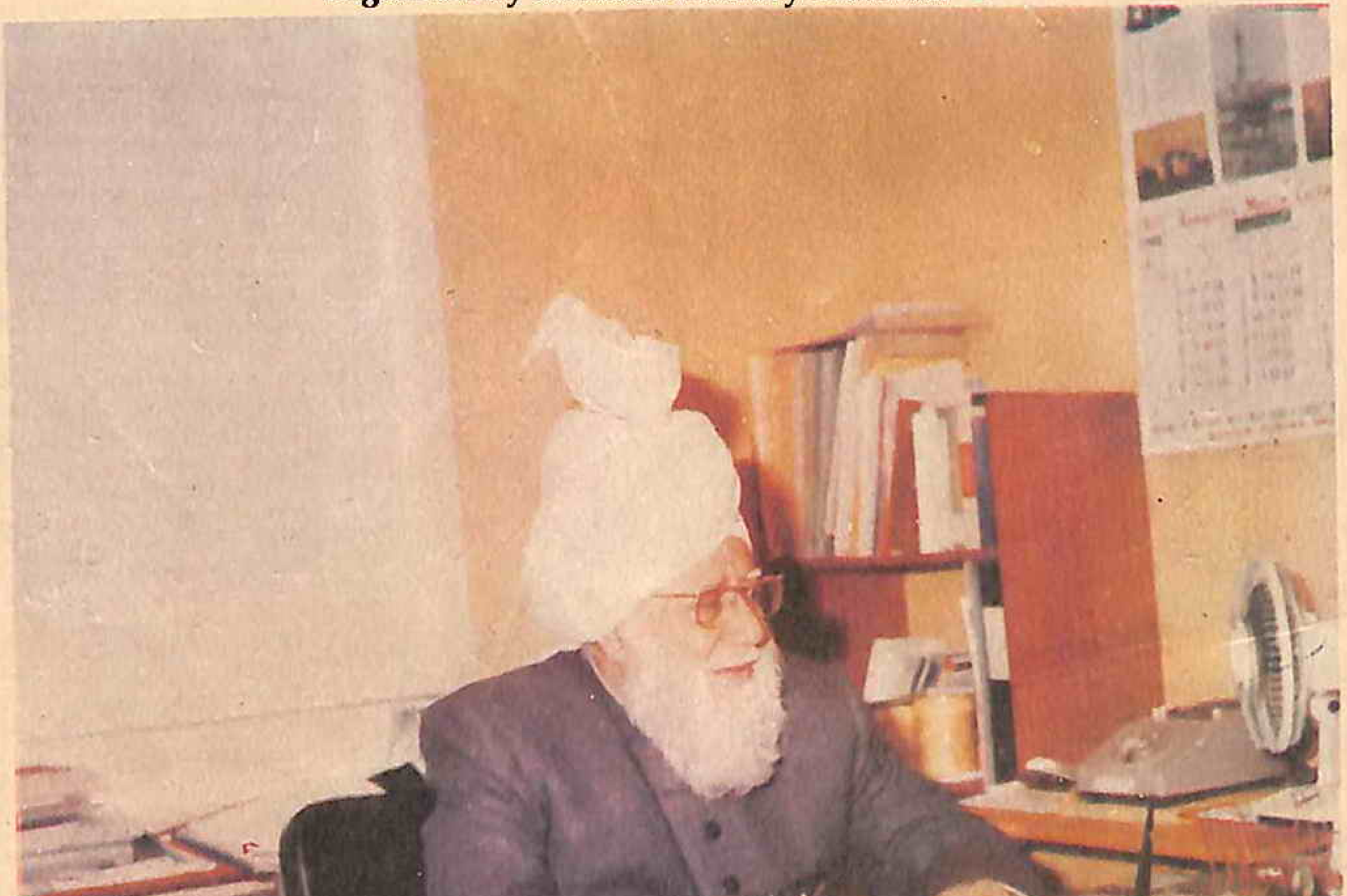

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن مشن کے دفتر میں تشریف فرما ہیں۔

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

صلح ۱۳۵۸ ہش
جنوری ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بچّوں اور بچیّوں کا پیارا رسالہ

جسے

بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

صلح ۱۳۵۸ ہش

جنوری ۱۹۷۹ء

جلد ۲۲ — شمارہ ۱

ایڈیٹر: محمد شفیق قیصر

(نائبین)

نصیر احمد قمر، عبدالسمیع خان، منیر احمد جاوید

چندہ سالانہ :- بارہ روپے

قیمت پرچہ ہذا :- تین روپے

پبلشر: محمد شفیق قیصر ❊ پرنٹر: سید عبدالحی ❊ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ❊ مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ ❊

فہرست

قال اللہ تعالیٰ ۲

قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳

اداریہ ۴

جواہر پارے ۵

کلام اللہ (منظوم کلام حضرت مصلح الموعودؓ) ۶

سر پہ اللہ کا سایہ رہے ۷

ختم نبوت زندہ باد (نظم) ۸

سچے واقعات ۹

قیمتی نصائح ۱۳

اللہ میاں کا خط (نظم) ۱۵

بچوں سے پیار کرنے والا انتہائی مشفق وجود ۱۶

شگفتہ شگفتہ ۱۷

اخلاقی کہانیاں ۲۳

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ (سیرت) ۳۱

حضرت خواجہ غلام فریدؒ ۳۸

صبر و استقامت ۴۱

ننھے ادیب ۴۴

ایک چوہا اور اونٹ (نظم) ۵۶

بزم تشحیذ ۵۸

دماغ لڑاؤ ۶۰

مسکرائیے ۶۲

ناصرات کے صفحات ۶۵

اظہارِ تشکر ۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قال اللہ تعالےٰ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

ہمارا اللہ تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ وہ رب العالمین ہے تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور ان کی نشو و نما کرنے والا ہے۔ وہ رحمان ہے۔ اس نے بغیر کسی عوض کے یا انسانی محنت اور کوشش کے۔ بغیر کسی مطالبہ کے محض اپنے رحم سے ہمارے لئے ہماری پیدائش سے بھی پہلے وہ تمام چیزیں جو ہماری زندگی اور اس کی بقا کے لئے ضروری تھیں۔ پیدا کر ڈالیں۔ اس نے سورج پیدا کیا۔ چاند بنایا۔ ستارے پیدا کئے۔ ہوا، پانی۔ اناج بنائے۔ بیماری طرح طرح کی امراض کے واسطے شفا بخش دوائیں پیدا کیں۔ غرض اس طرح کے ہزاروں ہزار انعامات ایسے ہیں کہ بغیر ہمارے کسی عمل یا محنت و کوشش کے اس نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیئے ہیں۔ پھر وہ رحیم ہے وہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے۔ جو کوئی کوشش کرتا ہے اسے اس کی جزا دیتا ہے جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور اس سے دعا کرتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پھر وہ ہر شے کا مالک ہے۔ کوئی چیز اس کی قدرت سے اس کی ملکیت سے اس کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

جب ہمارا خدا اتنی عظمت اور شان والا ہے۔ اور ہم پر اتنا انعام و احسان کرنے والا ہے جو بے حد و حساب ہے اور ہم اس کا شمار نہیں کر سکتے تو کیا ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم اسی کی عبادت کریں۔ اس کے حضور جھکیں۔ اس کے احسانات کا شکر ادا کریں، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزید انعامات اور ترقیات کے حصول کے لئے اس کے حضور دُعا کریں ۔ یقیناً یہ ہمارا فرضِ اوّلین ہے ۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اے ہمارے پیارے اللہ! اے حسن و احسان کے مالک! اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے اپنے تمام اُمور میں مدد چاہتے ہیں ۔

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ۔ (ترمذی)

جہاں بھی تم ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو ۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو ۔ یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسنِ سلوک سے پیش آؤ ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَقَاطَعُوْا ، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔ (بخاری)

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ، حسد نہ کرو ۔ بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو ۔ باہمی تعلقات نہ توڑو ۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو ۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے ۔ اور اس سے قطع تعلق رکھے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

عزیز تشحیذی بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جنوری ۱۹۷۹ء کا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے نئے سال کے آغاز پر ہماری طرف سے آپ کو مبارک باد ہو خدا کرے کہ یہ نیا سال ہم سب کے لئے، ہمارے ملک کے لئے، بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے خیر اور برکت اور خوشحالی کا سال ہو۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور کل جب آپ بڑے ہوں گے تو وہ ساری آپ کے کندھوں پر آن پڑیں گی۔ اس لئے ابھی سے ان کو اٹھانے کے لئے تیاری کریں۔ آپ میں سے جو بچے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء پر آئے تھے انہوں نے اپنے پیارے امام کی نصائح پر عمل کرنا شروع کر دیا ہوگا۔ اور جو نہیں آئے تھے۔ انہوں نے تشحیذ کے گزشتہ شمارہ میں حضور کا خطاب پڑھ لیا ہوگا آپ سب محنت کو اپنا شعار بنائیں۔ اور ہر لمحہ خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے (آمین)

تشحیذ الاذہان کے بارہ میں آپ کی رائے ہمیں موصول ہوتی رہتی ہے اور اس کے مطابق ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں آپ ہمیں عمدہ مضامین کہانیاں وغیرہ بھیجیں اور ساتھ ہی تشحیذ کو مزید بہتر بنانے کے لئے اپنی رائے بھی

اب اگلے ماہ ملاقات ہوگی انشاء اللہ۔

بھائی جان!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواہر پارے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"..... اس میں شک نہیں کہ آج تم لوگوں کی نظروں میں جاہل ہو۔ پر وہ دن جلد ہی آنے والے ہیں جب کہ دنیا کہے گی کہ تمہارے زمانہ میں تم سے زیادہ مہذب کوئی نہیں گزرا۔ تم نے خدا تعالےٰ کا حکم مانا ہے۔ اور اس کے رسول کا حکم مانا ہے۔ اور اس کے مسیحؑ کو قبول کیا ہے۔ پس تم ہی دنیا میں ایک برگزیدہ قوم ہو۔ تمہارے کپڑوں سے لوگ برکت ڈھونڈیں گے۔ اور تمہارے ناموں کی عزت کریں گے۔ کیونکہ تمہارے نام عزت کے ساتھ آسمان پر لکھے گئے ہیں۔ پس کون ہے جو انہیں دنیا سے مٹا سکے ......"

(انوارِ خلافت)

"...... خدا تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دیئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔ خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔"

(انوارِ خلافت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام اللہ

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے

یہی اِک پاک دِل کی آرزو ہے
یہی ہر متقی کا مُدعا ہے

یہ جامع کیوں نہ ہو سب خوبیوں کا
کہ اس کا بھیجنے والا خدا ہے

مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دِل سے
اسی سے قلب کو مِلتی جِلا ہے

یہ ہے تسکین دِہ عشاقِ مضطر
مریضانِ محبّت کو شفا ہے

خضر اِس کے سِوا کوئی نہیں ہے
یہی بھولے ہوؤں کا رہنما ہے

جو اس کی دید میں آتی ہے لذّت
وہ سب دُنیا کی خوشیوں سے سِوا ہے

جو ہے اس سے الگ حق سے الگ ہے
جو ہے اِس سے جُدا حق سے جُدا ہے

یہ ہے بے عیب ہر نقص و کمی سے
کرے جو حرف گیری بے حیا ہے

ہمیں حاصل ہے اس سے دیدِ جاناں
کہ قرآں مظہرِ شانِ خُدا ہے

خُدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(کلام المصلح الموعودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"خدا کرے کہ عاجزانہ دُعاؤں کے تم دعا دی رہو اور تمہاری رُوح ہمیشہ ربّ العالمین کے آستانہ پر گری رہے۔ اور اللہ اور اس کی رضا اور اُس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔ تم خُدا کی وہ جماعت ہو جسے اسلام کے عالمگیر غلبہ کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دکھ اور اذیتیں سہنی ہونگی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائیگا۔

دُعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو۔ اور ہر آزمائش کے وقت ربّ کریم سے ثباتِ قدم کی توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیارے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے۔ اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ختمِ نبوّت زِندہ باد

کلام حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل مرحومؓ

دِین ہمارا ہے اسلام — اس کی اشاعت اپنا کام
ہم سب ہیں اس کے خُدّام — فیضانِ رِسالت زِندہ باد

ہے قرآن مجید شریعت — اس کے ساتھ نبیؐ کی مسرّت
اس پر ہے اجماعِ اُمّت — جانِ رسالت زِندہ باد

پاک محمدؐ سب کے رہبر — شارعِ اکمل ہادیٔ انور
سب سے اوّل سب سے آخر — شانِ رسالت زِندہ باد

بوبکرؓ و عمرؓ۔ عثمانؓ و علیؓ — ان کے بعد ہزاروں ہی ولی
سرِّ خفی با شانِ جلی — خوانِ رسالت زِندہ باد

مظہر کامل بھی تو آئے — اپنے ساتھ بشارت لائے
آخری فتح اسلام ہی پائے — آنِ رسالت زندہ باد

(بحوالہ نغمۂ اکمل مرحومؓ)

سچے واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی مبارک زندگی کے دوران مختلف موقعوں پر جو گفتگو فرمائی اُسے "ملفوظات" کہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے ان ملفوظات کو کتابوں کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ ذیل میں چند سچے واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ جو ہم نے حضور علیہ السلام کے انہی ملفوظات سے لئے ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ انہیں غور سے پڑھیں، سبق حاصل کریں اور ان کے مطابق عمل کرنیکی کوشش کریں۔

(ادارہ)

(۱)

دُعائیں بڑی قوتیں ہیں

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷)

(۲)

لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل جاتا تھا۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے۔ اور قریب تھا کہ خنجر سے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ جب اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا فعل کیا تو حضرت علیؓ اس کی چھاتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے۔ اس پر اُس نے تعجب کیا اور حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا۔ اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا۔ یہ کیا بات ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو۔ اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تم کو پکڑتا تھا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پہ تھوک دیا۔ اور اس میں مجھے غصہ آیا تو میں نے خیال کیا کہ اب یہ نفسانی بات درمیان میں آگئی ہے۔ اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں تا کہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئے گا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ کہ تمام کفر اُس کے دل سے خارج ہو گیا۔ اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کونسا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے۔ پس اُس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

(ملفوظات جلد نہم ص۲۱۹)

(۳)

کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھا بادشاہِ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا۔ اس وقت بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا۔ حکم دیا کہ واپس آ کر میں تم کو ضرور پھانسی دوں گا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو اس بزرگ کے دوستوں اور مریدوں نے غمگین ہو کر عرض کی کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے۔ اس نے جواب دیا ہنوز دلی دور است۔ جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا تو انہوں نے پھر عرض کی۔ مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ یہاں تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا۔ تب لوگوں نے اس بزرگ کی خدمت میں عرض کی کہ اب تو بادشاہ شہر میں داخل ہونے لگا ہے یا داخل ہو گیا ہے مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ اسی اثنا میں خبر آئی کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے نیچے پہنچا تو اوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو کچھ منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا۔ اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا۔ اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا۔ اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مرگیا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶، صفحہ ۳۷)

(۴)

"ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ اسے کچھ ضرورت تھی۔ اس نے وعظ کہا اور دورانِ وعظ یہ بھی کہا کہ مجھے ایک دینی ضرورت پیش آگئی ہے۔ مگر اس کے واسطے روپیہ نہیں ہے۔ ایک بندۂ خدا نے یہ سن کر دس ہزار روپیہ رکھ دیا۔ اس بزرگ نے اُٹھ کر اس کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہ شخص بڑا ثواب پائے گا۔ جب اس شخص نے ان باتوں کو سنا تو وہ اُٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور کہا کہ یا حضرت مجھے اس روپیہ کے دینے میں بڑی غلطی ہوئی۔ وہ میرا مال نہ تھا بلکہ میری ماں کا مال ہے اس لئے وہ واپس دے دو۔ اس بزرگ نے تو اُسے روپیہ دے دیا۔ مگر لوگوں نے بڑی لعن طعن کی اور کہا کہ یہ اس کی اپنی بدنیتی ہے معلوم ہوتا ہے پہلے وعظ سن کر جوش میں آگیا اور روپیہ دے دیا اور اب اس روپیہ کی محبت نے مجبور کیا تو یہ عذر بنا لیا ہے۔ غرض وہ روپیہ لے کر چلا گیا اور لوگ اسے بُرا بھلا کہتے رہے اور وہ مجلس برخاست ہوئی۔ جب آدھی رات گذری تو وہی شخص روپیہ لئے ہوئے اس بزرگ کے گھر پہنچا اور آکر انہیں آواز دی۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ انہیں جگایا اور وہی دس ہزار روپیہ رکھ دیا اور کہا کہ حضرت میں نے یہ روپیہ اس وقت اس لئے نہیں دیا تھا کہ آپ میری تعریف کریں۔ میری نیت تو اور تھی۔ اب میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مرنے تک اس کا ذکر نہ کریں۔ یہ سُن کر وہ بزرگ رو پڑے۔ اُس نے پوچھا کہ آپ روئے کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رونا اس لئے آیا ہے کہ تو نے اخفاء کیا ہے کہ جب تک یہ لوگ رہیں گے تجھے لعن طعن کریں گے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸، صفحہ ۳۹)

(۵)

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی اور سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی۔ لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو مَیں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹِک ٹِک کی آواز آئی۔ مَیں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہ کہا کوئی چوہا ہو گا کچھ خوف کی بات نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز سُنی۔ تب مَیں نے اُن کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب مَیں نے اُن کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی مَیں دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی۔ اور چار پائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خُدا تعالیٰ کی مُعجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا"۔

(ملفوظات جلد نہم ص۲۹۳ ، ص۲۹۴)

بقیہ از صفحہ ۱۴ قیمتی نصائح

سے نکل آؤ گے۔ اور تمہارے دِل کو تقویت ہو گی۔ اور تم چونکہ بچے ہو شیطانی لوگ بُری بات بتا کر مفت کا دباؤ اور ڈر جو بٹھانا چاہتے ہیں وہ تمہارے دل سے نکل جائے گا۔ اور تمہارے والدین عقلمندی اور خاموشی سے خود نگران بھی رہیں گے۔ تم کو بڑا سہارا ہو جائے گا۔

خود بھی دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنو گندی گالیاں بازاری لوگوں سے بعض بچے سیکھ لیتے ہیں۔ اور اس زبان کے گند سے دِل میں گند پیدا ہو کر برائی پھیلتی ہے کبھی ایسی بات لبوں تک نہ آنے دو۔ اچھے بچے بنو اور ہم جولیوں کو اچھے بننے میں مدد دو۔

اچھا خدا حافظ و ناصر! —— مبارکہ

(بقیہ از صفحہ ۱۱) قتل نہ کرنا۔ ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔

اللہ! اللہ کیسا شفیق اور سراسر رحمت تھا آپ کا وجود۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ....

وعلی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا کی احمدی بچوں

کو

قیمتی نصائح

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آج سے سولہ سال قبل احمدی بچوں کو نہایت ہی قیمتی نصائح فرمائیں تھیں۔ آپ کی یہ قیمتی نصائح ہم تشحیذی بچوں کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ اُمید ہے بچے انہیں غور سے پڑھیں گے اور ان پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

(ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے بچو!

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ذرا سنو! تم سے بس دو باتیں کہنا ہیں۔ زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ تم چھوٹے ہو بے شک مگر دعا کرنا صرف بڑوں کا حق نہیں۔ اس نعمت سے سبھی فائدہ اٹھانے کے حق دار ہیں۔ تو تم کیوں نہ اٹھاؤ؟ ابھی سے دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اپنے اللہ میاں سے اپنے لئے دین و دنیا کی ہر خیر و نعمت مانگو۔ نیک قسمت مانگو اور دعا کیا کرو کہ مولا ہمیں ہر دھوکے اور فتنہ سے بچانا۔ ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دینا۔ ہم صادق رہیں۔ نیک رہیں۔ ہمیشہ صادقوں کے ساتھ رہیں۔ خلافت سے وابستہ رہیں۔ زندگی کی ہر راہ پر تو ہی ہمارا دستگیر بن جائے۔ اور راہ نمائی فرمائے۔

جب میں چھوٹی سی لڑکی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی بار فرمایا کہ میرے ایک کام کے لئے دعا کرو یا دعا کرنا۔ ذرا غور کرو! کہاں وہ ہستی برگزیدہ عالی شان اور کہاں میں۔ مگر آپ مجھے دعا کو کہتے ہیں! یہ اس لئے ہوتا تھا کہ بچوں کے ذہن نشین ہو جائے کہ ہم نے بھی دعائیں کرنی ہیں اور تا دعاؤں کی عادت پڑے۔ اور بچے جان لیں کہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا درِ رحمت کھلا ہے۔ مانگو گے تو پاؤ گے۔ یہ آپ کی تربیت تھی دعا کے متعلق۔

اسی طرح حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالٰے عنہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ کی روحِ اقدس پر ہوں) بڑے پیار سے فرماتے کہ:-

"میرے لئے دعا کرتی ہو؟"

"میرے لئے بھی ضرور دعا کیا کرو!"

غرض یہ سب باتیں اسی لئے تھیں کہ دعا کی اہمیت دل میں جاگزیں ہو جائے۔ نیز خاص تاکید سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالٰے عنہ بار بار مجھے فرماتے کہ:-

"دیکھو! اللہ تعالٰے کے سامنے کوئی شرم نہیں۔ تم چھوٹی ضرور ہو۔ مگر خدا سے دعا کرتی رہا کرو کہ اللہ تعالٰے مبارک اور نیک جوڑا دے۔"

یہ بات میرے ساتھ پڑھنے والی دوسری لڑکیوں سے بھی اکثر کہی کہ:-

"ابھی سے چپکے چپکے دعائیں کرتی رہا کرو کہ اللہ تم کو نیک جوڑے بخشے۔ بالکل نہ شرمانا۔ اپنے خدا سے ہرگز نہیں شرماتے۔ اسی سے سب کچھ مانگنا ہے پس لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی یہ دعا ضرور کیا کریں۔"

مگر یہ دعائیں اس لئے ہیں کہ تمہیں اپنی آئندہ زندگی کے لئے خزانے جمع کریں۔ کہیں نیک جوڑا مانگتے مانگتے ابھی سے خیالی پلاؤ پکانے نہ شروع کر دینا! ابھی تمہاری شادی وادی نہیں ہو سکتی ابھی تم نے قابل بننا ہے۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

دوسری ایک بات یہ کہ شیطان کوئی جن بھوت تو نہیں کہ خاص طور پر تم کو ڈرانے آئے گا۔ اور تم بھاگو گے سرپٹ۔ وہ تو ہر وقت آس پاس لگا لپٹا پڑا پھرتا ہے اور تم کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اگر تم سمجھ سے کام نہ لو تو۔ وہ بچہ بھی بن سکتا ہے۔ بہت لڑکے لڑکیاں شیطان ہوتے ہیں۔ تم دوست سمجھو گے۔ سہیلیاں جانو گے اور وہ پیار پیار میں زہر کا ٹیکا تمہاری رگوں میں گھونپ دے گا۔ بری صحبت سے بچو۔ برے دوستوں کو چھوڑ دو۔ اس کی پہچان کا ایک موٹا گر فی الحال یاد رکھو۔ کہ جس بات کو تم اپنے والدین یا بزرگوں کے سامنے نہ کر سکو وہ گناہ ہے۔ وہ زہر ہے۔ جس بات کو تم ان کو بتاتے رکو یا شرماؤ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جب کوئی تم کو (شیطان لڑکا۔ لڑکی بلکہ بڑی عمر کا معقول آدمی بھی بن کر آسکتا ہے) ایسی بات سکھائے یا بتلائے جو وہ تمہارے بزرگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتا تو اس سے دور بھاگو۔ اور ہر بات بری کیا بھلی جو سنو ضرور اس کا ذکر اپنے ماں باپ سے کر دو۔ مگر ہر ایک سے نہیں کرتے پھرنا! اس سے یہ ہوگا۔ کہ شیطان کے رعب

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ میاں کا خط!

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آج سے چوّن ۵۴ سال پہلے کی بات ہے کہ حضرت ڈاکٹر سیّد میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ امۃ اللہ صاحبہ نے آپ سے کہا کہ ابّا مجھے ایک نظم بنا دو۔ اس پر آپ نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو ذیل کی نظم بنا کر انہیں دی۔ اسمیں قرآن مجید کے متعلق ایک چھوٹی بچی کے خیالات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ احمدی بچوں اور بچیوں کو چاہیئے کہ اسے زبانی یاد کرلیں۔ تاکہ بعد میں مزے لے لے کر پڑھتے رہیں۔ (ادارہ)

قرآن سب سے اچھا — قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت — قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے — جو میرے نام آیا
استانی جی پڑھاؤ — جلدی مجھے سپارا

پہلے تو ناظرے سے — آنکھیں کروں گی روشن
پھر ترجمہ سکھانا — جب پڑھ چکوں میں سارا

مطلب نہ آئے جب تک — کیوں کر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز — اپنا نہیں گزارا

یا رب تو رحم کر کے — ہم کو سکھا دے قرآں
ہر دکھ کی یہ دوا ہو — ہر درد کا ہو چارا

دل میں ہو میرے ایماں — سینے میں نورِ فرقاں
بن جاؤں پھر تو سچ مچ — میں آسماں کا تارا

عیسیٰ مسیح آئے — ایمان ساتھ لائے
قرآنِ گم شدہ بھی — نازل ہوا دوبارہ

اب وقت آگیا ہے — اسلام کا ہو غلبہ
گر تو نمی پسندی — تغییر کن قضا را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں سے پیار کرنے والا انتہائی مشفق وجود

محمود احمد خالد ۔ ربوہ

ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ انہیں دیکھ کر آپؐ کا دِل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ جب کبھی چھوٹے بچے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپؐ نہایت شفقت سے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، اُن کا منہ چومتے اور ان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے۔

ایک دن آپؐ چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیار کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی وہاں آگیا۔ اُس نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بچوں سے اس طرح پیار کرتے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا۔ کہنے لگا تم لوگ بچوں سے اتنا پیار کرتے ہو، میرے دس بچے ہیں۔ مَیں نے تو کبھی ان کو اس طرح پیار نہیں کیا۔ اُس کی یہ بات سُن کر آپؐ کو بڑا دکھ ہوا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اگر تمہارے دِل سے محبّت چھین لے تو مَیں کیا کر سکتا ہوں۔

لوگ اکثر فصل کا نیا میوہ آپؐ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتے تھے۔ جب بھی کوئی شخص میوہ لاتا تو آپؐ پہلے یہ دیکھتے کہ مجلس میں کوئی بچہ ہے۔ اگر کوئی بچہ موجود ہوتا تو اُسے بڑی محبّت سے اپنے پاس بلاتے، اُسے پیار کرتے اور سب سے پہلے اُسے میوہ عنایت فرماتے جب میوہ لے کر وہ خوش ہوتا تو اُسے خوش دیکھ کر آپؐ کو بہت خوشی ہوتی۔

سفر سے واپسی کے وقت شہر میں اگر کہیں بچے نظر آجاتے تو آپ اکثر سواری پر سے اُتر پڑتے۔ اُن کے سروں پر ہاتھ پھیر کر ان سے باتیں کرتے اور پھر آگے روانہ ہوتے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ کسی بچے کو سواری پر آگے یا پیچھے بٹھا لیتے۔ وہ بچہ خوشی سے پھولے نہ سماتا۔ اِس بات سے آپؐ کو بھی کچھ کم خوشی نہ ہوتی۔

آپ مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپؐ کی آمد کی خوشی میں چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گیت گا رہی ہیں۔ جب آپؐ اُن کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے بچیو! تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ سب نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مَیں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔

آپؐ کی یہ بے مثال محبّت اور شفقت صرف مسلمان بچوں تک ہی محدود نہ تھی مشرکین کے بچوں پر بھی آپؐ اسی طرح شفقت فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنگ میں چند بچے جھپٹ میں آکر مارے گئے۔ آپؐ کو خبر ہوئی تو نہایت ملال ہوا۔ کسی نے کہا یا رسُول اللہ وہ تو مشرکین کے بچے تھے۔ آپؐ نے فرمایا مشرکین کے بچے تم سے بہتر ہیں خبردار بچوں کو

شگفتہ - شگفتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں میں باغ میں گیا۔ اس باغ کی رکھوالی ایک غلام کے سپرد تھی۔ غلام حبشی تھا۔ تیرہ و تار رات کی مانند مگر دل ایک شفاف آئینہ کی طرح۔ اچانک اس باغ میں ایک کتا داخل ہوا۔ کتا بھوکا تھا۔ باغ میں اِدھر اُدھر پھر کر کھانے کے لئے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ کتا بے حد پریشان تھا۔ اُسے بھوکا دیکھ کر غلام بھی پریشان ہو گیا۔

اسی اثنا میں غلام کا کھانا آ گیا۔ کتا نجانے کب سے بھوکا تھا۔ روٹی کی بو سونگھ کر غلام کے پاس آ کھڑا ہوا۔ غلام نے ایک روٹی کتے کو ڈال دی۔ کتا چٹ پٹ روٹی کھا گیا۔ اور اُمید بھری نظروں سے غلام کو تکنے لگا۔ گویا ابھی بھوک نہیں مٹی تھی۔ غلام نے دوسری روٹی کتے کو ڈال دی۔ بھوکا کتا وہ روٹی کھا کر بھی نہ ہٹا غلام سمجھ گیا۔ تیسری روٹی بھی کتے کو ڈال دی۔ کل تین ہی روٹیاں تھیں۔

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ مجھے سخت حیرت ہوئی۔ میں غلام کے پاس گیا۔ اور پوچھا "تمہارے پاس ہر روز کتنی روٹیاں آتی ہیں؟"

جواب ملا "تین"۔

غلام بڑا خوش اخلاق تھا میں نے سوال کیا۔ "تم نے تینوں روٹیاں تو کتے کو ڈال دیں تم خود کیا کھاؤ گے؟" جواب ملا "حضور میں ایک دن کا فاقہ کر لوں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ مگر کتا نجانے کتنے روز سے بھوکا تھا اور یہ خدا کا حکم بھی ہے کہ جانور بھوکا ہو تو اُسے کھلایا جائے۔ پیاسا ہو تو پانی پلایا جائے۔ یہ تو انسانیت کا تقاضا بھی ہے۔"

حضرت نہایت سخی و فیاض تھے غلام سے باغ کے مالک کا پتہ دریافت کیا! باغ خریدا اور باغ کے ساتھ غلام کو بھی خرید لیا۔ آپ جب واپس باغ میں آئے تو مالک باغ سے چونکہ غلام بھی خرید چکے تھے۔ اس لئے واپس آ کر باغ میں غلام کو اطلاع دی

"میں نے باغ خرید لیا...... مبارک ہو غلام نے کہا۔"

"میں نے تجھے بھی خرید لیا......

جواب ملا بڑی خوشی ہوئی۔ دل و جان سے آپ کی خدمت کروں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں نے تجھے آزاد کیا ....

جی آپ کی عنایت ہے اور اللہ کا شکر ہے۔"

آپ نے کہا "مکمل بات یہ ہے میرے عزیز! کہ میں نے باغ تجھے بخشا مگر غلام نے کہا آپ کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے۔ آپ نے یہ باغ مجھے عنایت کیا۔ میں آپ کی خدمت میں واپس نذر کرتا ہوں۔" آپ نے کہا "کیوں؟" جواب ملا میرے عمل سے آپ کے دل میں میرے لئے بڑی عزت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بات مجھ میں کبھی غرور نہ پیدا کر جائے۔ اب میرا یہاں رہنا مناسب نہیں۔ خدا حافظ!

اسی لئے خدا فرماتا ہے:۔

"اللہ کی راہ میں ایک تنکا دو تو اللہ دوگنا دے گا۔"

(طاہرہ حبیب ۔ حافظ آباد)

عبداللہ بن زبیرؓ کے گورنر اور بھائی مصعب بن زبیرؓ نے ایک شخص کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگا:۔

"ذرا اپنی حسین و جمیل صورت اور روشن چہرے کو دیکھئے اور خیال کیجئے کہ کتنا قبیح منظر ہو گا۔ جب آپ اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے، آپ کا گریبان میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اور میری زبان پر یہ فریاد ہو گی۔ اے میرے پروردگار مصعبؓ سے پوچھئے، اس نے مجھے کس پاداش میں قتل کیا تھا۔"

مصعبؓ کا چہرہ زرد ہو گیا۔ انہوں نے آنکھیں جھکا لیں۔ کچھ دیر تک خاموش رہے اور پھر اس شخص کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ رہائی کے بعد اس نے کہا:۔

"اے امیر جو زندگی آپ نے مجھے بخشی ہے اس کی آسودگی کا بندوبست بھی کر دیجئے۔"

مصعبؓ مسکرائے اور اسے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا۔

(نصیر الدین انجم ۔ جھنگ صدر)

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کی وفات سے کچھ عرصہ بعد ایک بزرگ عبدالرحمٰن بن قاسم سے ان کے ایک عقیدت مند نے التماس کی کہ مجھے ایسی نصیحت فرمائیں جس سے میری عاقبت سنور سے۔

عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ:۔

"ایسی نصیحت سننا چاہتے ہو جو میں نے کسی اور سے سنی ہو یا ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیحت جس کو دیکھ کر میں نے عبرت پکڑی ہو؟"

عقیدت مند نے عرض کی کہ:-

"ایسی بات زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے جو اپنے سامنے واقع ہوئی ہو لہٰذا مجھے وہی نصیحت فرمائیے جو آپ نے بچشمِ خود ملاحظہ فرمائی ہو"۔

عبدالرحمٰن نے کہا:-

"تو لو سنو! ہشام بن عبدالمالک کا جب انتقال ہوا تو اس نے گیارہ بیٹے اپنے وارث چھوڑے۔ اس کی جائیداد جس وقت تقسیم ہوئی۔ وہ تو الگ رہی۔ جو نقد رقم وہ چھوڑ مرا تھا۔ وہ اتنی تھی کہ ہر لڑکے کے حصے میں دس دس لاکھ درہم آئے مگر باوجود اس کے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس کا لڑکا بازار میں بھیک مانگ رہا تھا اور لوگ اسے صدقہ و خیرات دے رہے تھے۔ دوسری طرف جب عمرؓ بن عبدالعزیزؒ کی وفات ہوئی تو انہوں نے باوجود عظیم الشان شہنشاہ ہونے کے صرف ۱۷ دینار ترکہ میں چھوڑے۔ ان ۱۷ دیناروں میں سے دو دینار تو راہب کو قبر کی زمین کی قیمت کے چلے گئے۔ یا پانچ دینار میں کفن اور دوسری ضروریات کی پوری کرنا پڑی۔ باقی رہ گئے دس دینار۔ وہ چار بیویوں اور چودہ بیٹوں میں تقسیم ہو گئے۔ مگر میں نے دیکھا کہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی اولاد کو اس کثرت کے ساتھ مال دیا کہ اُن کے ایک بیٹے نے ایک مرتبہ ایک سَو اعلیٰ نسل کے گھوڑے مع ساز و سامان کے جہاد میں اپنی طرف سے پیش کئے"۔

تم ان دونوں واقعات پر غور کر لو اور پھر جس کا طریقہ چاہو اختیار کرو۔

(وسیمہ قدسیہ — کراچی)

ریاست کپورتھلہ کا ایک بڑا عجیب واقعہ ہے۔ وہاں ایک مختصر مگر نہایت درجہ مخلص جماعت تھی جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عشق تھا۔ اور حضور بھی ان فدائی دوستوں کے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے جیسا کہ اور کئی دوسرے شہروں میں ہوا تھا۔ کپورتھلہ کے بعض غیر احمدی مخالفوں نے کپورتھلہ کی احمدیہ مسجد پر قبضہ کر کے مقامی احمدیوں کو بے دخل کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر یہ مقدمہ عدالت میں پہنچا اور کافی دیر تک چلتا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپورتھلہ کے دوست بہت فکرمند تھے اور گھبرا گھبرا کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان دوستوں کے فکر اور اخلاص سے متأثر ہو کر ایک دن اِن کی دعا کی درخواست پر غیرت کے ساتھ فرمایا:-

"گھبراؤ نہیں۔ اگر میں سچا ہوں
تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی"

مگر عدالت کی نیت خراب تھی اور جج کا رویہ بدستور مخالفانہ رہا۔ آخر اس نے عدالت میں برملا کہہ دیا کہ:-

"تم لوگوں نے نیا مذہب نکالا ہے
اب مسجد بھی تمہیں نئی بنانی پڑے گی
اور ہم اسی کے مطابق فیصلہ دیں گے"

مگر ابھی اس نے فیصلہ نہ لکھا اور فیصلہ کرنے کی کارروائی اگلے روز تک ملتوی کر دی۔ دوسرے روز وہ عدالت جانے کے لئے تیاری کر رہا تھا۔ اسی وقت اس نے اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھ کر نوکر سے بوٹ پہنانے کو کہا۔ نوکر بوٹ پہنا ہی رہا تھا کہ جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا۔ اور وہ چند لمحوں میں ہی اس حملہ سے ختم ہو گیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا تو اس نے مسل دیکھ کر احمدیوں کو حق پر پایا اور مسجد احمدیوں کو دلا دی۔

فلکِ احمدیت کے ننھے منے جگمگاتے ستارو!

یہ اسی قسم کا غیر معمولی نشانِ رحمت ہے جس سے قومیں زندہ ہوتی اور نصرتِ الٰہی کا کبھی نہ بھولنے والا سبق حاصل کرتی ہیں کپورتھلہ کی یہ جماعت وہی فدائی جماعت ہے جس کے ایمان اور اخلاص کو دیکھ کر ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ:-

"میں امید کرتا ہوں کہ کپورتھلہ کی
جماعت جس طرح اس دنیا میں میرے
ساتھ رہی ہے اسی طرح آخرت میں
بھی میرے ساتھ رہے گی"

(سیرت المہدی روایت ۷۹ و نیز "اصحاب احمد" ذکر حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحومؓ)
(طلعت محمود احمد ملک۔ پتوکی)

مولانا شوکت علی عربی نہیں جانتے تھے۔ لیکن جب کبھی بعض عرب بزرگ ان سے ملنے آتے تو مولانا اُن سے عربی میں باتیں کرنے کی کوشش کرتے۔ یعنی عربی کے دو تین سنے سنائے لفظ کہتے اور جو کمی رہ گئی وہ ہاتھوں اور آنکھوں کے اشارے سے پوری کر دی۔ ایک دفعہ چند نوجوان مُصر ہو گئے کہ آپ عربی تو جانتے نہیں ہیں عربی میں باتیں کیسے کر لیتے ہیں۔ کہنے لگے واہ! عربی کیوں نہیں جانتے۔ ہم خوب عربی جانتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ کسی لڑکے نے پوچھا اچھا یہ تو بتائیے گھٹنے کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے بلا تامل جواب دیا:۔

"گھٹنا تو عرب میں ہوتا ہی نہیں"

لڑکے مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

مولانا شوکت علی جن خوبیوں کی وجہ سے ملک بھر کے نوجوانوں میں مقبول تھے۔ ان میں اُن کی بے پناہ ظرافت بہت ممتاز تھی۔ اور انکی ہر بات اور ہر حرکت میں قہقہوں کا سامان موجود تھا۔ ایک دن کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے بڑے بھائی ذوالفقار علی خاں کا تخلص گوہر اور محمد علی کا جوہر ہے آپ کا کیا تخلص ہے؟ انہوں نے بے تکلف کہا کہ شوہر۔

(نصیر الدین انجم۔ جھنگ صدر)

مائی جمیا

الور یا بھرت پور کی ریاست میں ایک عورت تھی جس کے سارے بیٹے آریہ ہو گئے مگر وہ اسلام پر قائم رہی۔ مائی جمیا اس کا نام تھا۔ خان بہادر محمد حسین صاحب سیشن جج اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے مقرر تھے۔ ان کا بیٹا نہایت مخلص احمدی ہے ....

.... بہر حال

جب فصل کٹنے کا وقت آیا تو چونکہ سب گاؤں جو بڑا بھاری تھا۔ آریہ ہو چکا تھا۔ اور اس کے اپنے بیٹے بھی اسلام چھوڑ چکے تھے۔ اور وہ عورت اکیلی اسلام پر قائم تھی۔ اس لئے کوئی شخص اس کی کھیتی کاٹنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ انہوں نے اسے طعنہ دیا اور کہا کہ تیری کھیتی تو اب مولوی ہی کاٹیں گے۔ احمدیوں کو دیہات میں مولوی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ قرآن اور حدیث کی باتیں کرتے ہیں۔ شروع میں ملکانہ میں بھی ہمارے آدمیوں کو مولوی کہا جاتا تھا۔ جس طرح ہمیں یہاں مرزائی کہتے ہیں اسی طرح وہاں مولوی کہا جاتا تھا۔ سرحد اور یو پی میں عام طور پر قادیانی کہتے ہیں۔ جب یہ خط مجھے ملا تو میں نے کہا کہ اب اسلام کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ مولوی ہی اس کی کھیتی کاٹیں چنانچہ جتنے گریجوایٹ اور بیرسٹر اور وکیل اور ڈاکٹر وہاں تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ سب کے سب جمع ہوں اور اس عورت کی کھیتی اپنے ہاتھ سے جا کر کاٹیں۔ چنانچہ درجن یا دو درجن کے قریب آدمی جمع ہوئے جن میں وکلاء بھی تھے۔ ڈاکٹر بھی تھے۔ گریجوایٹس بھی تھے۔ علماء بھی تھے۔ اور انہوں نے کھیتی کاٹنی شروع کر دی۔ لوگ ان کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور تمام علاقہ میں ایک شور مچ گیا کہ یہ ڈاکٹر صاحب ہیں جو کھیتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاٹ رہے ہیں۔ یہ جج صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ یہ وکیل صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے چونکہ یہ کام کبھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا۔ مگر وہ اس وقت تک نہیں ہٹے جب تک اس کی تمام کھیتی انہوں نے کاٹ نہ لی۔ یو۔پی کے اضلاع میں یہ بات خوب پھیلی اور کئی رئیس مجھے متواتر دلّی میں ملے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس دن سے احمدیت کی قدر کرتے ہیں جب ہم نے یہ نظارہ دیکھا تھا۔ کہ ایک مسلمان عورت کے لئے آپ کی جماعت نے یہ غیرت دکھائی۔ کہ جب لوگوں نے اسے کہا کہ اب مولوی ہی آکر تیری کھیتی کاٹیں گے تو آپ نے کہا کہ اب دکھاوے کا مولوی نہیں سچ مچ کا مولوی جائے گا اور اس کی کھیتی کاٹے گا۔

(مشعلِ راہ ص ۸۲، و ص ۸۳)

بقیہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ از صفحہ ۱۴

اور صرف خدا تعالےٰ کے عشق میں سرشار تھے اور دُنیا کا کوئی لالچ یا خوف اُن کو حق بات کہنے سے نہیں روک سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت کر لی اور بغیر کسی خوف کے علی الاعلان آپ کی تصدیق و تائید فرمائی۔

آپ کا مزار چاچڑاں شریف میں ہے اور وہاں آپ کے عقیدت مند ہر سال میلہ منعقد کرتے ہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

حکایت سعدیؒ

ایک آدمی مسجد میں اس طرح اذان دیا کرتا تھا کہ لوگوں کو چڑ محسوس ہوتی تھی۔ مسجد کا متولی بڑا مروّت پسند تھا۔ اس نے مؤذن سے کہا اِس مسجد کے کچھ اور مؤذن ہیں میں انہیں بھی رقم دیتا ہوں۔ میں تمہیں دس دینار دیتا ہوں۔ تم فی الحال کسی اور مسجد میں چلے جاؤ تاکہ دوسروں کو بھی موقع دے سکوں۔ معاملہ طے ہو گیا۔

کچھ دن بعد متولی ایک جگہ سے گزرا وہاں اسے مؤذن مِل گیا۔ متولّی نے حال پوچھا تو مؤذن نے کہا:-

"آپ نے مجھ پر بہت ظلم کیا کہ دس دینار کے بدلے نکال دیا حالانکہ اب میں جس مسجد میں ہوں وہاں مجھے بیس دینار دیتے ہیں کہ میں کہیں اور چلا جاؤں لیکن میں اس رقم کو قبول نہیں کر رہا ہوں۔"

متولّی نے کہا:-

"ہرگز قبول نہ کرنا مجھے یقین ہے وہ تمہیں پچاس دینار تک دینے پر تیار ہو جائیں گے۔"

مرسلہ ——— لئیق احمد بٹ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی کہانیاں

(۱)

بوڑھا شیر اور مسافر

ایک جنگل میں تالاب کے کنارے ایک بوڑھا شیر مغرب کی جانب منہ کئے بیٹھا رہتا تھا۔

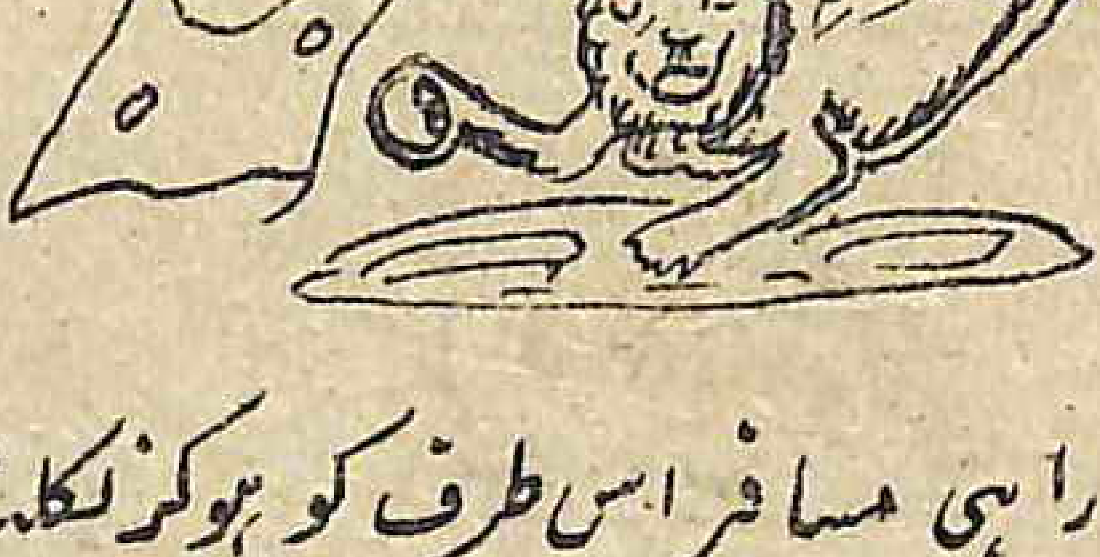

جو کوئی راہی مسافر اس طرف کو ہو کر نکلتا تھا وہ شیر کہتا میرے پاس سونے کا کنگن ہے اسے خدا کی راہ میں دینا چاہتا ہوں، جس کا جی چاہے آکر لے جائے۔ لیکن ڈر کے مارے کوئی شخص شیر کے نزدیک نہ پھٹکتا۔ قضا کار ایک روز کسی مسافر اجل گرفتہ کو کو یہ ہوس ہوئی کہ کنگن شیر سے ہتھیانا چاہیئے۔ بھلا ایسا مال پھر کہاں ہاتھ آئے گا معلوم ہوتا ہے کہ میرے نصیب نے یاوری کی۔ مگر پھر شیر کی دہشت غالب ہوئی۔ سوچنے لگا دشمن کی میٹھی بات پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ زہر کے ساتھ ہر چند شہد ملا ہو۔ تاہم اس میں جان کا خطرہ ہے۔ اور جس بھلائی میں برائی شامل ہو وہ خوب نہیں لیکن تھوڑی دیر بعد پھر نیا خیال آیا کہ جہاں گنج وہاں مار۔ جہاں پھول وہاں خار۔ زر کے محتاج کو ہر جگہ خوف ہے۔ اب جو میں ڈر کر رہ جاؤں تو دولت میرے ہاتھ نہ آئے گی۔ آخر یہ سب سوچ بچار کر کے شیر کے ذرا قریب گیا اور پکار کر کہا:۔

"اے شیر وہ سونے کا کنگن جو خدا کی راہ میں دینا چاہتا ہے کہاں ہے؟ مجھے دکھا۔"

شیر نے ہاتھ پھیلا کر کنگن دکھایا۔ تب مسافر بولا:۔

"تو شیر میں آدمی، میرا گوشت تیری غذا مجھے تجھ پر اعتماد نہیں۔ میں تیرے پاس کیونکر آؤں؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیر نے جواب دیا :-

"کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے آدمی کا گوشت کھانا چھوڑ دیا ہے۔ اگر گوشت کی خواہش مجھے ہو تو جنگل میں ہزار ہا جانور ہیں۔ انہیں مار کر کیوں نہ کھاؤں اور تجھے پکڑ کر کیوں نہ ہڑپ کر جاؤں۔ لیکن میں نے زُہد اختیار کیا ہے۔ اب سونے کا یہ کنگن میرے کس کام کا؟ تجھے ضرورتمند دیکھ کر دیتا ہوں تاکہ مجھے ثواب ہو۔ تُو ہرگز اپنے دِل میں خوف نہ کر۔ اور بے کھٹکے میرے نزدیک آ جا۔ جیسی میں اپنی جان جانتا ہوں ویسی ہی دوسرے کی"

مسافر نے پوچھا :-

"اے شیر یہ بتا کہ اتنے آدمی اس راہ سے آئے گئے تُو نے یہ کنگن ان میں سے کسی کو کیوں نہ دیا۔"

شیر نے جواب دیا :-

"غنی کو دینے سے کیا فائدہ؟ جو بیمار ہو دوا اسے دیتے ہیں۔ پیٹ بھرے کو کون کھانا کھلاتا ہے؟"

اب مسافر کا ڈر کسی قدر دُور ہوا اور کہنے لگا" اے نیک خصال وہ کنگن مجھے دے میں بے حد مفلس اور لاچار ہوں"

شیر نے کہا" تمہی کو دُوں گا، مگر پہلے تم اس تالاب میں نہا کر میرے پاس آؤ"

وہ لالچی کنگن لینے کے لئے جلدی سے تالاب میں اُتر گیا۔ اُترتے ہی دونوں پاؤں تالاب کے اندر اُگی ہوئی لمبی گھاس میں پھنس گئے۔ شیر دیکھا کہ اب تو یہ پھنس چکا۔ اُٹھ کر آہستہ آہستہ پکڑنے کے لئے چلا۔ مسافر چلّایا شیر تو کدھر آتا ہے؟"

اُس نے کہا" تجھے اس مصیبت سے نکالنے کو آتا ہوں" یہ کہتے ہی مسافر کی گردن دبوچ لی۔ بے چارے لالچی مسافر نے مرتے وقت یہ بات کہی کہ اگر کوئی کڑوے کدو کی جڑ میں پانی کی جگہ شربت دے، تب بھی اس کا پھل کڑوا ہی ہوگا۔ شیر نے کتنی میٹھی میٹھی باتیں مجھ غریب کا دل للچانے کے لئے کیں، لیکن جو کچھ اس کی ذات میں تھا۔ وہ نمودار ہوا اگر وہ نیک ہوتا تو بدی ہرگز نہ ظاہر ہوتی

(۲)

بلّی متقی ہوگئی

ایک ندی کے کنارے سنبل کا ایک بڑا درخت تھا۔ اس کے درخت کے کھوکھلے تنے میں ایک بوڑھا ضعیف گدھ برسوں سے رہا کرتا تھا۔ اس کے پر و بال میں اتنی طاقت نہ تھی کہ کہیں اِدھر اُدھر کھانے پینے کے لئے جایا کرے۔ اکثر پرندے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اس درخت میں رہا کرتے تھے گدھ
کے لئے کھانے کی چیزیں لا یا کرتے اور

اس صورت میں گدھ کی زندگی بسر ہو
رہی تھی۔

ایک دن بلّی پرندوں کے بچّوں کی
میں اُدھر آ نکلی۔ بچّوں نے اسے دیکھ کر
شور مچایا۔ گدھ کو بڑھاپے کے سبب
آنکھوں سے نہ سوجھتا تھا۔ بچّوں کا
غوغا سن کر اس نے سر باہر نکالا اور کہا
کون ہے جو ادھر چلا آتا ہے؟" بلّی
نے جو گدھ کو دیکھا تو دل میں ڈری کہ
یہ جانور بڑا ہیبت ناک ہے۔ اب میں
ماری گئی۔ یہی بہتر ہے کہ اس کے نزدیک
جا کر کچھ بات بنائیے۔" چنانچہ آہستہ آہستہ
گدھ کے قریب آن کر سلام کیا اور
عاجزی سے بولی:" جناب میں ایک
غریب بلّی ہوں۔"

گدھ نے ڈپٹ کر کہا۔" اگر تو
بلّی ہے تو بھاگ یہاں سے۔ نہیں تو
میں بھوکا ہوں تیرا خون پی جاؤں گا۔"
بلّی نے کہا:" جان حاضر ہے۔ اگر
آپ کے کام آئے تو زہے نصیب
مگر میری ایک بات سن لیجئے۔ اس کے
بعد آپ کو ہر طرح اختیار ہے۔ ماریئے
یا چھوڑیئے۔" گدھ کہنے لگا جو بات تیرے
دل میں ہے جلد ظاہر کر۔ بلّی بولی:
"سنو صاحب آدمی بدذات اور نیک
ذات اپنے قول و فعل سے پہچانا جاتا ہے۔
اگرچہ یہ بات درست ہے کہ بلّی پرندوں
اور چھوٹے جانوروں کی دشمن ہے۔ لیکن سچ
تو یہ ہے کہ میں نے یہ حرکت مدت ہوئی
چھوڑ دی ہے۔ میں بغیر نہائے دھوئے اب
کچھ کام نہیں کرتی اور جانوروں کا گوشت
کھانا تو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اپنی اور
دوسروں کی جان برابر سمجھتی ہوں۔ خدا کی
عبادت میں وقت کاٹتی ہوں۔ اب تمہاری
خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ یہاں کے
اکثر پرندوں کی زبانی آپ کے اوصاف
سن سن کر دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ
جناب کی زیارت کروں اور ایسے بزرگ
کو دیکھوں اور آپ کے قدموں کی برکت
سے اپنی اصلاح کروں۔ لیکن تعجب ہے کہ
آپ مجھے ہلاک کرنے کا قصد رکھتے ہیں۔
مہمان کسی کے گھر جاتا ہے اور صاحب خانہ
مہمانی نہیں کرتا، تو تیری طرح مہمان کو کڑوی
بات بھی نہیں کہتا۔ بہت خاطر مدارات نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا تو ٹھنڈا پانی ہی پلا دیتا ہے۔"

گدھ کا دل بلی کی ان باتوں سے نرم ہوا۔ کہنے لگا "اس درخت پر پرندوں کے بال بچے ہیں۔ میں نے محض احتیاط کے طور پر اتنی باتیں تجھے کہیں۔ اپنے دل میں خیال نہ کر۔" بلی دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر بولی "توبہ توبہ یہ بات تو نے کہی؟ اگر کوئی اور کہتا تو میں زہر کھا کر مر جاتی۔ سن میں نے علم کی بڑی کتابیں پڑھی ہیں اور خدا کی راہ خوب معلوم کی ہے۔ عالموں فاضلوں اور دین داروں کی صحبت میں رہی ہوں اور انہی سے سنا ہے کہ کسی کا دل دکھانا گناہ کبیرہ ہے۔ بھلا دوسرے بے گناہ جانور کو مار کر اس کا گوشت کھانے میں کیا لطف ہے؟ کیا میں نہیں جانتی کہ کل کو حساب دینا ہوگا۔ پرندوں کے بال بچے تو درکنار میں تو چیونٹی مارنا بھی بہت برا سمجھتی ہوں۔ اور خدا سے ہمیشہ دعا کرتی رہتی ہوں کہ جب تک جان میں جان ہے۔ مجھ سے بدی کی کوئی حرکت سرزد نہ ہو۔"

بلی کی پر فریب باتوں نے گدھ کا دل اور ملائم کیا۔ اور اس نے مطمئن ہو کر بلی کو وہاں آنے جانے کی اجازت دے دی۔ چند روز بعد اس مکار بلی نے چپکے چپکے درخت پر چڑھ کر دو تین بچے پکڑ لئے اور ہڑپ کر گئی۔ اس طرح ایک ایک دو دو کر کے تمام بچوں کو کھا گئی اور اپنی راہ لی۔ جب شام کو اس درخت پر بسیرا کرنے والے سب پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں واپس آئے تو بچوں کو ادھر ادھر تلاش کرنے لگے۔ جب بہت جستجو کی تو بچوں کی چند ہڈیاں درخت کے نیچے اور کچھ گدھ کے گھونسلے میں پائیں۔ تب سب کو یقین ہو گیا کہ اسی گدھ نے بچوں کو ہڑپ کر لیا۔ پھر تو سب کے سب گدھ سے لپٹ گئے اور چونچیں مار مار کر اسے ختم کر ڈالا سچ ہے کہ غیر آشنا کو اپنے گھر میں جگہ دینے کا یہی انجام ہوتا ہے۔

---

(۳)

جس کا کام اسی کو ساجھے

گنگا کے کنارے بنارس شہر میں کنجو نام ایک دھوبی رہتا تھا۔ ایک رات وہ کام کاج سے چور ہو کر چارپائی پر پڑا غافل سوتا تھا کہ اس کے گھر میں چور گھس آئے۔ دھوبی کا گدھا شام سے آنگن میں بندھا تھا۔ اور اسی کی بغل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتا بیٹھا ہوا تھا۔ چوروں کی آہٹ پاکر

گدھے نے کہا "اے کتے آقا کے گھر میں چور گھس آئے ہیں۔ تو ذرا بھونک تاکہ وہ جاگ جائے۔"

کتا بولا "ارے گدھے، میرے کام میں دخل مت دے۔ تو کیا جانے دھوبی کے اس گھر میں میری کچھ قدر نہیں۔ جب تک اس کا نقصان نہ ہوگا، تب تک میری قدر نہ جانے گا۔"

گدھے نے کہا "اے کتے جو کوئی آقا کی غلامی کا حق ادا نہ کرے وہ ملعون اور مطعونِ خلائق ہوتا ہے۔"

کتے نے جواب دیا "اگر تو اس معاملے میں مداخلت کرے گا تو تجھ پر میرا صبر پڑے گا۔"

غرض گدھے نے کتے کی بات نہ مانی اور جلدی سے اپنے ہاتھ پاؤں کے چھاند پاندھ توڑ تاڑ جہاں دھوبی بے خبر پڑا سوتا تھا وہاں جا کر رینکنے لگا۔ دھوبی جو کچی نیند سے چونکا تو مارے غصے کے ایک سونٹا لے کر گدھے کی خوب مرمت کی۔ اور اس کی ہڈی پسلی ایک کر دی۔ گدھا روتا ہوا کتے کے پاس آیا۔ اس نے کہا "کیوں میں نہ کہتا تھا کہ اس معاملہ میں دخل نہ دیجیو تیرا کام گھر کی چوکیداری نہیں ہے۔ لیکن تو نہ مانا۔ آخر سزا پائی۔ تیری مثال اس بندر کی سی ہے جس نے دوسرے کے کام میں ہاتھ ڈالا تھا۔" گدھے نے پوچھا "اس بندر کا قصہ کیا ہے؟"

تب کتے نے کہا:۔

"سن کسی جنگل میں ایک بڑھئی آرے سے لکڑی کا لٹھا چیرتا تھا۔ جب آرا اٹکنے لگتا تو دور کی پچر اکھیڑ کر نزدیک لگا لیتا۔ بڑھئی کی یہ حرکتیں کسی درخت پر بیٹھا ایک بندر دیکھتا تھا۔ اتنے میں بڑھئی کو پیاس لگی۔ پانی پینے کسی تالاب پر گیا بندر درخت سے اتر کر اس لکڑی پر آن بیٹھا اور جس طرح بڑھئی کو پچر اکھیڑتے دیکھا تھا۔ یہ بھی اکھیڑنے لگا۔ پچر کا اکھڑنا تھا کہ بدن کے نازک حصے لٹھے کی درز میں پھنس کر پس گئے اور فی الفور مر گیا۔ بندر کا کام نجاری نہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ جو غیر کے کام میں دخیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگا۔ تو ایسا ہی بُرا دن اُس کے آگے آئے گا۔"

---

(۴)

مینڈکوں کا بادشاہ

ایک پُرانا سانپ جس میں چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی تھی۔ جھیل کے کنارے آہستہ آہستہ آن کر بیٹھا اور

صورت ایسی بنا لی جیسے بہت پریشان اور غمگین ہو۔ مینڈکوں کے بادشاہ نے اسے دیکھا اور پوچھا۔ "تجھے کیا ہوا جو اتنا دلگیر ہے؟" سانپ نے جواب دیا۔ "بھائی تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ بس معاملہ کچھ ایسا ہے کہ کہا نہیں جاتا۔" مینڈک نے کہا۔ "ارے ناخوش کیوں ہوتا ہے۔ اگر تیری کوئی چیز جھیل میں گم پڑی ہے۔ تو بتا۔ میں اپنے لشکر کو حکم دوں اور وہ چیز کو ڈھونڈ کر لے آئے۔"

سانپ نے کہا اے مینڈکوں کے بادشاہ! اس شہر میں برہمن کا ایک لڑکا بہت خوبصورت تھا میں نے اسے ڈس لیا اور وہ مر گیا۔ برہمن نے اپنے بیٹے کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور لوگوں سے کہنے لگا بھائیو! میں اب اس گاؤں میں نہ رہوں گا۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا۔ سو وہ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ میرا اب اس بستی میں کون ہے؟ میں بن باس لے لوں گا۔ یہ کہہ کر وہ خوب ڈھاڑیں مار مار کر رویا۔ اے مینڈک۔ میں نے اسی وقت خواب دیکھا کہ ایک بوڑھا نہایت بزرگ صورت مجھ سے یوں کہتا ہے کہ تو نے اس برہمن کے لڑکے کو ناحق کاٹا۔ کل قیامت کو تیری پیٹھ پر مینڈک سوار ہوں گے اور خدا تجھے ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رکھے گا اور اگر تو اس عذاب سے چھٹکارا چاہے تو جھیل کے کنارے چلا جا۔ وہاں بہت سے مینڈک ہوں گے۔ ان کے بادشاہ سے کہنا کہ مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے اور اب اس کی سزا یہ ہے کہ تجھے اپنی گردن پر سوار کر کے پھرا کروں۔"

مینڈکوں کا بادشاہ یہ سُن کر بہت خوش ہوا کہ خدا نے مفت میں سواری عنایت کی۔ اسی وقت سانپ کی گردن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر سوار ہو گیا اور کہنے لگا۔

"اے سانپ فلاں جگہ پر میرا ایک دشمن رہتا ہے۔ اگر تو مجھے وہاں تک لے چلے۔ تو میں اسے ہلاک کروں۔"

سانپ نے کہا "میں تیرا غلام ہوں۔ جہاں کہے۔ لے چلوں۔" یہ سن کر مینڈکوں کا بادشاہ اور خوش ہوا۔ اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب مینڈک جھیل سے باہر آجائیں اور میرے پیچھے پیچھے چلیں۔ غرض سب مینڈک اس جھیل کو چھوڑ کر آگے بڑھے۔ جب سانپ نے دیکھا اتنا آگے نکل آئے ہیں کہ اب مینڈکوں کا دوبارہ جھیل تک جانا ممکن نہیں۔ تو اُس نے کسی بہانے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا۔ مینڈکوں کے بادشاہ نے پوچھا تو کیوں گر پڑا ہے؟ سانپ نے جواب دیا۔

"تیرے لشکر کو دیکھ کر مجھے بھوک لگنے لگی۔ میں نے بہت ضبط کیا۔ مگر اب بھوک برداشت نہیں ہوتی۔"

بادشاہ نے کہا "تجھے اجازت ہے میرے لشکر سے دو چار مینڈک کھا لے۔" سانپ نے کہا "اے بادشاہ لشکر کم ہو جائے گا۔" مینڈک بولا:۔

"تیرے کھانے سے میری فوج کم نہ ہو گی۔"

سانپ ہر روز دو تین مینڈک کھانے لگا۔ تھوڑے دنوں میں سب کو نگل گیا۔ ایک روز سانپ نے پوچھا "اے بادشاہ آج میں کیا کھاؤں؟ سخت بھوک لگی ہے۔ مینڈک نے کہا۔ "کسی تالاب یا جھیل کے کنارے چل کر اپنا پیٹ بھر لے۔" تب سانپ کہنے لگا:۔

"اے بادشاہ! تیرے تمام لشکر نے میرے پیٹ میں چھاؤنی ڈالی ہے۔ بادشاہ کا اپنے لشکر سے جدا رہنا ٹھیک نہیں۔ اگر تو اپنی فوج کے پیچھے پیچھے خود بھی اس چھاؤنی میں داخل ہو تو بہت بہتر ہے۔ مینڈک سمجھ گیا کہ اس کی قضا آگئی۔ سانپ کے مقابلے میں کچھ کر ہی کیا سکتا تھا! سانپ نے اسی دم اپنے شہ سوار کو زمین پر پٹخ کر دم کے کئی کوڑے مارے اور کھا گیا

داناؤں نے کہا ہے کہ جو دشمن کی بات پر فریب کھاتا ہے۔ اس کا یہی حشر ہوتا ہے۔ خود بھی مرتا ہے۔ دوسروں کو بھی موت کے منہ میں ڈالتا ہے۔

---

(۵)

ڈولابچی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شکاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دن گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے جنگل کی طرف گیا۔ دیر تک اِدھر اُدھر پھرنے کے بعد ایک خوبصورت ہرن نظر آیا۔ گھوڑے سے اُتر کر اس پر تیر چلایا۔ تیر کھا کر ہرن تھرتھرا کر گر پڑا۔ شکاری نے ہرن کو کندھے پر اٹھایا اور گھوڑے کی طرف چلا۔ اسی وقت سامنے سے ایک قوی ہیکل ریچھ آتا دکھائی دیا۔ شکاری نے ہرن کو تو مارے حرص کے ایک طرف رکھا اور ریچھ کو تیر مارا۔ اتفاق سے تیر اُسے نہ لگا۔ وہ چلاتا ہوا شکاری پر حملہ آور ہوا۔ اس نے ریچھ سے بچنے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن ریچھ نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں جکڑ ہی لیا۔ شکاری نے اپنی کمر سے خنجر نکال کر ریچھ کو مارا۔ ریچھ نے اس کی ہڈیاں توڑ دیں۔ غرض دونوں لہو لہان ہو کر وہیں مر گئے۔

کچھ دیر بعد وہاں ایک گیدڑ نمودار ہوا۔ دیکھا کہ ایک ہرن، ایک ریچھ اور ایک آدمی مرا پڑا ہے۔ تین لاشیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور دل میں کہا۔ "ایسی غذائے لطیف مجھے کبھی میسر نہیں ہوئی تھی جیسی آج ہوئی۔ اب چند روز خوب فراغت سے کھاؤں گا۔ اور اچھا اچھا گوشت بُرے وقتوں کے لئے سکھا کر رکھوں گا۔"

لالچی گیدڑ یہ خیال اپنے دل میں باندھ، پہلے ٹہلتا ہوا شکاری کی کمان کی طرف آیا اور لگا چلّے کو چبانے۔ کمان تو چڑھی ہوئی تھی۔ جب زہ کٹ گئی تب کمان کا گوشہ اس زور سے گیدڑ کے سینے میں لگا کہ پانی بھی نہ مانگا اور وہیں مر گیا۔

شکاری کو دیکھو کہ وہ لالچی تھا ہرن کے شکار پر اکتفا نہ کیا اور اسے ذخیرہ کر رکھا۔ ریچھ کی طرف خواہ مخواہ نظر لگائی۔ دوسرا لالچی اس سے بڑھ کر گیدڑ نکلا کہ تینوں لاشوں میں سے ایک لقمہ نہ کھایا اور کمان کی زہ چبانے لگا۔ یہی اس کی قسمت میں تھا جو اس کے آگے آیا۔ اسی لئے داناؤں نے کہا ہے کہ جو کوئی زر پیدا کرے۔ لازم ہے کہ اس میں سے کچھ کھائے۔ کچھ رکھے اور کچھ خدا کی راہ میں دے۔

تشحیذ خود بھی خریدیئے اور اپنے دوستوں کو بھی خریدار بنایئے۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم

ایک عظیم صحابیہؓ

افتخار احمد چیمہ ۔ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حق میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یتزوّج ویولد لہ کے مطابق خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو نیک، بزرگ اور مبشر اولاد سے نوازا تھا۔ آپ کی اس مبشر اولاد میں سے ایک بزرگ ہستی حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضؓ تھیں آپ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ صاحب کشوف و رؤیا بزرگ اور عظیم مجاہدہ تھیں کہ جن کی ساری زندگی خدمتِ اسلام و خدمتِ قرآن میں صرف ہوئی۔

آپ ۲ر مارچ ۱۸۹۷ء مطابق ۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ بروز بدھ حضرت اُمّ المؤمنین نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں۔ ابھی کوئی چار سال کی تھیں کہ رات کو ڈر کر حضور علیہ السلام کے پاس آجایا کرتی تھیں۔ جب تقریباً ۵ سال کی ہوئیں تو حضور علیہ السّلام نے نصیحت فرمائی کہ اب اپنی چارپائی سے ہی آواز دے دیا کرو اور پہلے کی طرح اچانک میری چارپائی پر نہ آیا کرو تاہم آپ کی چارپائی حضورؑ کی خواہش پر ہمیشہ ہی اُن کی چارپائی کے قریب ہوتی۔ حضور علیہ السّلام کو آپ سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ حضور نے کچھ عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی بُلا کر سامعین میں شامل کر لیا۔ تاکہ یہ بھی آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔

آپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت کا یہ حال تھا کہ حضرت امّاں جان بھی مناسب تربیت کے لئے کچھ کہتی تھیں تو آپ ان کو بھی روک دیتے تھے کہ اسے کچھ نہ کہو۔ ہمارے گھر چند روزہ مہمان ہے یہ ہمیں کیا یاد کرے گی۔ جب آپؓ کو کھانسی کی شکایت ہوئی تو حضورؑ ان کا سر اٹھا کر خود دوائی پلایا کرتے تھے اور ہمیشہ حضورؑ کے قریب ہی آپؓ کی چارپائی ہوتی حتّٰی کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے روز بھی آپ کا بستر حضورؑ سے اتنا قریب تھا کہ بس ایک آدمی گزر سکے۔ ایک دفعہ آپ نے سونے کی دو چوڑیاں پہنیں تو حضورؑ نے فرمایا "ساتھ چاندی پہنا دو ٹھنڈی ہوتی ہے۔" حضور آپ سے دریافت فرماتے کوئی خواب دیکھی ہے اور دُعا کے لئے بھی فرمایا کرتے۔ آپ نے حضورؑ کے وصال کے بارہ میں خواب سُنائی۔ حضورؑ سُن کر خاموش ہو گئے۔ اور صرف اتنا فرمایا کہ:۔

"اپنی امّاں کو نہ بتانا۔"

بچپن کے دو دلچسپ واقعات

(۱)

ایک مرتبہ آپؓ نے حضور علیہ السلام کو چارپائی پر نماز پڑھتے دیکھا دوسرے روز خود چارپائی پر نماز پڑھنی شروع کر دی کہ کہیں اتفاق سے حضور کا گزر بھی ادھر سے ہوا حضور مسکرائے اور فرمایا "بچّہ ہے اس نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ایسا تو بیماری کی حالت میں مَیں نے کیا تھا۔" آپؓ فرماتی ہیں کہ "اس طرح میرے کانوں سے بات گزار دی اور مجھے سمجھ آ گئی۔"

(۲)

آپؓ نے ایک مجلس میں بیان فرمایا کہ "بیگم مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہمارے ہاں رہا کرتی تھیں میں بچہ تھی میں انہیں مولویانی کہا کرتی تھی۔ وہ مجھے تہجد کے لئے بیدار کرتی تھیں۔ مَیں اُن کے اٹھانے سے بستر پر سے نہیں اٹھتی تھی۔ اور آنکھ چونکہ کھل جاتی تھی اس وقت تو بستر سے نہیں اٹھتی تھی لیکن ان کے چلے جانے کے بعد اٹھ کر نماز تہجد پڑھتی تھی"۔ ایک دفعہ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے تہجد کے بارہ میں استفسار کیا گیا تو فرمایا کہ "چار سال کی عمر ہی سے تہجد پڑھتی چلی آ رہی ہوں"۔

آپ کی شادی

حضرت سیدہؓ کی شادی حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ ہوئی۔ نکاح ۲۶ ہزار حق مہر پر ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء بروز دوشنبہ بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے پڑھایا اور حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء کو رخصتانہ ہوا۔ نواب محمد علی خانصاحب آپ کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"رخصت ہو کر میرے گھر آئیں اور میرے کلبہ احزان کو منور کیا۔ یہ رخصتانہ بوقت تین بجے وقوع میں آیا۔ میں نے ان میں حسنِ سیرت وحسنِ صورت دونوں کو پایا۔ لیاقتِ علمی بھی ہے...... اور روحانی لحاظ سے بھی حالت معزز ہے۔ کس باپ کی بیٹی ہیں۔ بس نہایت پیارا انداز اور عجب اور دلکش طبیعت ہے محبت کرنیوالی بیوی ہیں۔ پھر مجھ کو کیوں محبوب نہ ہوں"۔

(اصحاب احمد جلد دوم)

آپؓ کی شادی کیونکہ چھوٹی عمر میں ہی ہو گئی تھی۔ اس لئے بہت کچھ اپنے میاں سے بھی سیکھا۔ چنانچہ فرمایا کرتی تھیں کہ "بہت سی باتیں میں نے میاں سے سیکھی ہیں کبھی کسی بات کا نقص نہ نکالتے تھے بلکہ بڑی نرمی سے بہت اچھے طریقے سے بات سمجھاتے تھے"۔

حضرت اماں جان کی نصیحت

حضرت اماں جان نے رخصتی کے موقع پر بیش قدر نصائح فرمائیں جنہیں اپنا کر ہر عورت اپنے گھر کو جنت میں تبدیل کر سکتی ہے۔ وہ نصائح یہ ہیں:-

"اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہر گز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے گا مگر خدا دیکھتا ہے۔ اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا صاف کہہ دینا۔ کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی (رسوائی) کا سامنا ہے۔

کبھی ان کے غصّہ کے وقت نہ بولنا۔ تم پر یا کسی نوکر یا بچّہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں۔ جب بھی اس وقت نہ بولنا غصّہ ختم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصّہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصّہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔ ان کے عزیزوں کو عزیزوں کی اولاد جاننا۔ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔"

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے بچپن ہی سے آپ عابدہ زاہدہ تھیں اور عبادت کو آپ کی فطرت سے خوب نسبت تھی۔ چنانچہ ساری عمر ہی حضرت سیّدہ موصوفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقاعدہ پنجگانہ نمازوں اور تہجد کا التزام کرتی رہیں۔

مغرب کی نماز سے لے کر عشاء کی اذان کے بعد تک بھی نماز ادا فرماتی رہتیں۔ اور آخر کار نڈھال ہو کر چارپائی پر آکر لیٹ جاتیں۔

عموماً بارہ ۱۲ بجے تک مطالعہ فرماتیں اور عشاء کے بعد بلا ناغہ تلاوتِ قرآن پاک فرماتیں اور جہاں ذرا معانی میں تردّد ہوتا لغت کی طرف رجوع کرتیں اور ہمیشہ ہی وہی معنی وہاں لکھے ہوتے جو آپ کے ذہن میں ہوتے۔

آپ ہمہ تن حمد و ثنا، درود سلام و دُعا میں مصروف رہتی تھیں۔ محترمہ سراج بی بی صاحبہ سے روایت ہے کہ آپ چھوٹی آپا کے گھر کا آخری کمرہ بند کر کے گھنٹوں دعاؤں میں لگی رہتیں تھیں

ایک طالبہ کی طرف سے دُعا کی یاد دہانی پر فرمایا:۔

"تم کبھی کبھار دُعا کی یاد دہانی کے لئے آتی ہو۔ میں تو جماعت کے خصوصاً وہ خادم جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی اولادوں کے لئے نام لے لے کر مجموعی طور پر دعا کرتی ہوں۔ اب بھی انشاء اللہ کروں گی فکر نہ کرنا" جذبہ دُعا آپ کی نثر و نظم سے عیاں ہے چنانچہ آپ فرماتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ ؎

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے
دل کے مالک پکار اس دل کی
ہر دعا مستجاب ہو جائے

آپ کو خدا تعالیٰ پہ بڑا توکل اور بھروسہ تھا۔ محترمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ لاہور چھاؤنی نے بیگم مرزا منور احمد صاحب سے عرض کیا کہ مجھے بھی پتہ کی تکلیف رہ چکی ہے۔ مجھے کراچی کے فلاں اسپیشلسٹ سے بغیر اپریشن کے آرام آگیا ہے۔ تو حضرت سیدہؓ نے بات کاٹتے ہوئے فرمایا:-

"نہ نہ ایسا نہ کہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ساری دوائی ایک طرف — فضلِ الٰہی ایک طرف۔

حسنِ سلوک

ایک دفعہ رضیہ غوری صاحبہ اپنی ایک عزیز کو لے کر ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔ اس وقت حضرت سیدہؓ صاحبہ کھانا تناول فرما رہی تھیں۔ خادمہ نے جا کر اطلاع دی اور ان کے لئے کھانا لے آئی۔ یہ کھانا کھا چکی تھیں کہ حضرت سیدہ صاحبہؓ تشریف لائیں اور فرمایا آپ بھی کھانا کھا لیں جواباً عرض کیا گیا کہ کھانا کھایا جا چکا ہے۔ ہاں اگر اپنی پلیٹ سے تبرکاً عنایت فرمائیں تو باعثِ مسرت ہوگا چنانچہ حضرت سیدہ صاحبہ نے فوراً چاولوں کی ایک پلیٹ بھجوا دی۔

محترمہ رضیہ غوری صاحبہ ایک دفعہ عید کے موقع پر سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو حضرت سیدہؓ نے نہایت محبت سے فرمایا:-

"تمہاری بچی کے لئے کچھ عیدی بھیجی تھی۔ مگر ملازم کو تمہارے گھر کا پتہ نہیں تھا۔ تمہارا حصہ رکھا ہوا ہے پھر خادمہ سے کہا کہ ان کا حصہ مٹھائی وغیرہ سب کچھ اچھی طرح سے ٹرے میں رکھ کر لاؤ۔ اور عزیزہ صالحہ سے فرمایا "لو بچی کھاؤ"۔ اس کے بعد حضرت سیدہؓ کا یہ معمول رہا کہ ہر عید پر ان کا حصہ ضرور رکھتیں۔

بچوں کی تربیت و نگرانی

آپ نے خود ماشاء اللہ حضرتؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موعود علیہ السلام کی صحبت میں بچپن گزارا تھا۔ اس لئے تربیت کے اصولوں اور اس کی اہمیت سے خوب آگاہ تھیں۔ چنانچہ آپ کو بچوں کی تربیت کا بڑا احساس رہتا تھا۔ اور کوئی موقعہ تربیت کا ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔ عزیزہ آصفہ مسعودہ محترمہ حمیدہ صاحبہ کے ہاں ٹیوشن پڑھتی تھیں۔ جب کبھی استانی صاحبہ تشریف لاتیں تو عزیزہ موصوفہ کو بطور خاص بُلا کر فرماتیں لے بی تم نے حمیدہ کو سلام کیا ہے۔ اگرچہ عزیزہ خود ہونہار تھی اور کبھی سلام کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھی۔ مگر آپ کو اپنا فرض ہمیشہ یاد رہتا تھا۔ ایک مرتبہ محترمہ رضیہ غوری صاحبہ اپنی بیٹی صالحہ کو لے کر ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔ کہ آپ سیدہؓ اس بچی کی تعلیم و تربیت اور صحت کے بارہ میں اکثر پوچھا کرتی تھیں۔ اس ملاقات میں آپ نے عزیزہ صالحہ کو مخاطب کر کے فرمایا

"دیکھو اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا تو سمجھ لو کہ یہ بات بُری ہے کیونکہ بُری بات چھپائی جاتی ہے۔ ایسی لڑکی سے دوستی نہ رکھنا"

نیز فرمایا "بچپن میں ایک لڑکی میرے ساتھ کھیل رہی تھی اس نے میرے کان میں ایک بات کہی اور پھر کہا یہ بات کسی سے نہ کہنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قریب ہی تھے۔ انہوں نے یہ بات سُن لی اور مجھے بُلا کر فرمایا اس لڑکی کے ساتھ نہ کھیلنا۔ اس پر وہ لڑکی سخت گھبرائی۔ اور رونے لگ گئی۔ اس نے اسی وقت معافی مانگ لی"

آپؓ عموماً رات کو سونے سے پہلے بچوں کو اپنے پاس بلا لیتیں اور نہایت عُمدہ عُمدہ کہانیاں سناتیں۔ ارکانِ دین ارکانِ اسلام اور چھوٹی چھوٹی باتیں یاد کراتیں۔ صبح صبح بُلا کر بچوں کو لحاف میں بٹھا لیتیں اور آتے جاتے السلام علیکم کہنے کی تاکید فرماتیں۔ پھر رات کی بتائی ہوئی باتیں دہراتیں اور انبیاء کے حالات سُناتیں۔ اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پینے تک کے انداز کو دیکھتیں اور مناسب اصلاح فرماتیں۔ جب بار بار ایک ہی غلطی دیکھتیں تو پیار آمیز سرزنش بھی کر دیتیں۔ اور جب بچوں پر نماز فرض ہو جاتی تو علاوہ نماز کے تلاوتِ قرآنِ پاک کی بھی تاکید اور نگرانی فرماتیں۔ آپ اپنے بچوں کے لئے ایسے اساتذہ مقرر فرماتیں جو بچوں کی تربیت کرنے کی صلاحیت رکھنے والے ہوتے۔ پھر مطالعہ کے لئے اپنی منتخب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتابیں دیتیں۔ اور کبھی بھی بغیر اجازت کے رسائل اور ناول پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منوّر احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ میرے بڑے بھائی جان مجھے چڑانے کے لئے کوئی نہ کوئی بات نکال لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں بہت کمزور ہو گئی اور بھائی جان نے یہ چھیڑ بنالی کہ امی جان (سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رض) ضرور تمہارا خون رات سوتے وقت نکال لیتی ہیں۔ اسی لئے وہ خوب تندرست اور تم بہت کمزور ہو۔ میں نے بتیرا کہا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ مگر جب وہ یہ بات ہر روز کہنے لگے تو میں بہت روئی اور بُرا سا منہ بنائے جس طرح بہن بھائی ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہیں امّی جان کو جا کر کہا دیکھیں بڑے بھائی ہر روز مجھے یہ کہتے ہیں بس اتنا سُننا تھا کہ اس زور سے مجھے ڈانٹا کہ بڑے بھائی کی شکایت کرتی ہو۔ خبردار جو آئندہ کبھی مجھ سے کوئی شکایت کی۔

کہنے کو تو یہ ایک عام واقعہ ہے مگر اس میں یہ زبردست راز مضمر تھا کہ دیکھنا کہیں چغلی کی عادت نہ پڑ جائے۔ ہمیں بھی ہمیشہ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا وجود باجود تمام جماعت کے لئے ایک عظیم الشان اسوہ ہے۔ آپؓ آسمانِ روحانیت کا ایک ستارہ۔ مخلوقِ خدا سے محبت کا پیکر اور مستجاب الدعوات بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دامنِ فیض سے بہت کچھ پایا اور سیکھا۔ اور جس کی بدولت ساری زندگی خدمتِ اسلام واحمدیت میں گزار دی۔ آپ کے مضامین اور اشعار اس کی درخشندہ مثال ہیں۔

وصال

آپ آخر بیمار ہوئیں اور ایک لمبے عرصہ تک بیمار رہیں۔ اور پھر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ کہ ہماری بزرگ ہستی ہماری شفیق ماں ہم سب کو ہمیشہ ہمیش کے لئے داغِ مفارقت دے کر ۲۲، ۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب ہم سے رخصت ہو گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہزاروں لاکھوں آنکھیں اس سانحہ عظیمہ پر پُرنم ہوئیں۔ ہزاروں انسان آپ کی شفقتوں سے اور دعاؤں سے محروم ہوئے۔ خدا ہم سب کو صبر دے۔ ہماری ہر دم ان کے لئے یہ دعا ہے کہ اللھم اغفر...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرتاج صوفیا

حضرت خواجہ غلام فریدؒ

طاہر محمود ثاقب۔ لاہور

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے خاندان کے بزرگ حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ علم و حکمت کے موتی بھی بکھیرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے عشق ہی نے انہیں دنیاوی زندگی ترک کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور علم و دانش کی کشش اور خدائی معرفت نے ان کی ظاہری حکومت کو باطنی حکومت میں تبدیل کر دیا۔ اور اس طرح ملکوں پر راج کرنے والے دلوں کے بادشاہ بن گئے۔

مسلمانوں نے جب سرزمینِ ہند میں قدم جمائے تو ہزاروں خاندان عرب، ترکی اور ایران سے آکر یہاں آباد ہو گئے۔ انہی میں سے ایک خاندان حضرت خواجہؒ کا بھی تھا۔ جو شہنشاہِ جہانگیر کے عہد میں ٹھٹھہ سے ضلع ملتان میں آیا اور پھر یہاں سے ہجرت کرکے دریائے سندھ کے کنارے ایک قصبے "سیت پور" میں رہائش اختیار کی۔ اسی خاندان کے مرید مٹھن خان نے ایک نیا گاؤں "کوٹ مٹھن" کے نام سے آباد کیا اور حضرت خواجہؒ کے والد کو سیت پور سے کوٹ مٹھن آبسنے پر راضی کر لیا۔ جس وقت پنجاب پر سکھوں کی حکومت کا تاریک دور مسلط تھا۔ تو بہاولپور کا نواب آپ کو چاچڑاں شریف لے آیا اور یہیں خواجہ خدا بخش کے گھر ۱۲۶۱ ہجری یعنی ۱۸۴۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں حضرت خواجہ فرید نے جنم لیا عقیدت مند کہتے ہیں کہ ایک ولی کے گھر ولی نے جنم لیا۔

تین برس کے ہوئے تو "بسم اللہ" کی رسم پوری کی گئی۔ آپؒ کے چچا نے آپ کی شہادت کی انگلی "ا" (الف) پر رکھی اور کہا "کہو فرید الف" آپ نے جواب دیا "کہو فرید الف" اور پھر تین چار مرتبہ یہی تکرار رہی۔ آپ کے چچا پر وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ اور یہی "الف" آپ کی تمام زندگی اور شاعری کا محور بن گیا۔ پنجابی کی صوفیانہ شاعری میں "ا" (الف) سے مراد خدا کی ذات اور اس کی وحدانیت لی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو حضرت کا ایک شعر۔

ہکو "الف" تینوں برما نوم ڑی
تتی "بے" "تے" مول نہ بھانوم ڑی

مجھے تو صرف اور صرف الف ہی پیارا لگتا ہے۔ جلی سڑی "ب" "ت" مجھے قطعاً نہیں بھاتی۔

نو سال کے ہوئے تو آپ قرآن کریم حفظ کر چکے تھے۔ آپ قرآن مجید حدیث فقہ اور تصوف کا بے پایاں علم رکھتے تھے ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے آپ کو نوازا گیا تھا۔ اور ظاہری و باطنی علوم میں اتنے باکمال تھے کہ آپ کے زمانے کے علماء آپ کو اسلامی مسائل میں آخری سند تسلیم کرتے تھے۔ آپ پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے۔ ملتان کے علاقہ کی پنجابی جو کہ سرائیکی کہلاتی ہے آپ کی زیادہ تر کافیوں کی زبان ہے۔ آپ کو سرائیکی زبان کا "خاتم الشعراء" کہا جاتا ہے۔ آپ کی شاعری روحانی سوز و گداز اور عشق الٰہی سے بھری پڑی ہے۔

بہاولپور کے شاہی خاندان سے ازحد عقیدت تھی۔ عقیدت مند آپ کو ہزار ہا روپیہ نذر کرتے مگر آپ تمام صدقہ و خیرات فرما دیتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ۶۰ لاکھ روپیہ صدقہ و خیرات کیا۔ آپ کا روحانی فیض صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ تمام مذاہب کے لوگ آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔ پاکستان کے ان علاقوں میں جہاں سرائیکی بولی اور سمجھی جاتی ہے آپ کے لاکھوں عقیدت مند موجود ہیں۔

جب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان میں دعویٰ مجددیت و مہدویت کیا اور فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود میں ہی ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ تو تمام ہندوستان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولویوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا اور تمام اطراف سے کفر کے فتوے آپ کے خلاف شائع ہونے لگے۔ بہت سے صوفیا اور سجادہ نشین بھی گمراہی کی اس لہر سے متاثر ہوئے۔

اس پر خدائی حکم کے ماتحت آپ نے اپنی مشہور کتاب "انجام آتھم" میں تمام صوفیا اور علماء کو مباہلہ کی دعوت دی اور کہا کہ دونوں فریق دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو وہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اندر مر جائے۔ یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا ہو جس سے وہ موت تک چھٹکارا نہ پا سکے۔ یہ دعوت مباہلہ آپ نے اٹھاون مولویوں اور اڑتالیس صوفیا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال فرمائی ان اڑتالیس صوفیا میں حضرت خواجہ فریدؒ بھی تھے۔ جونہی آپ کو یہ دعوتِ مباہلہ موصول ہوئی آپ نے فوراً عربی میں ایک خط سیدنا امام الزمانؑ کو تحریر فرمایا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق کی اور آپ سے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی درخواست کی تھی۔ اس خط سے آپ کی حضرت مسیح موعودؑ سے عقیدت اور محبت کا اظہار آپ کے ایک ایک لفظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کا خط "ضمیمہ انجام آتھم" میں شائع فرمایا اور ایک عربی خط حضرت خواجہؒ کو تحریر کیا۔

حضرت خواجہؒ صاحب کے ملفوظات "ارشاداتِ فریدی" کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں حضرت خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کی تصدیق کی ہے۔ اور آپ کو مردِ صادق قرار دیا ہے۔

ارشاداتِ فریدی میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں ایک شخص نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کی تو آپؒ نے اُسے جھڑک دیا اور فرمایا کہ آپ نیک اور صادق مرد ہیں۔ آپ نے اپنی الہاموں کی کتاب (مراد انجام آتھم) مجھے بھیجی ہے۔ اُن کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے آپ مردِ صادق ہیں۔ مفتری اور کاذب نہیں اور ان کا دعویٰ ہرگز جعلی اور خود ساختہ نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ پر خدائی نشان "کسوف وخسوف" پر بھی آپ نے ارشاداتِ فریدی میں مہرِ شہادت ثبت فرمائی ہے۔

الغرض حضرت خواجہ غلام فریدؒ سجادہ نشینوں میں سے انتہائی بے باک

(باقی صفحہ ۴۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و استقامت

حبیب احمد ربوہ

قرآن مجید سے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ مومنوں پر ہمیشہ ابتلاء آیا کرتے ہیں اور پھر ان ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں کو خدا تعالیٰ بے انتہا انعامات سے نوازتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص سے آپ نے فرمایا:-

"تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا
اور پھر استقامت اختیار کر۔"

گویا ایمان کے بعد ہر مومن کا آزمایا جانا اور مختلف تکالیف اور مصیبتوں کے ذریعہ امتحان کیا جانا ہی حقیقی مومن کی نشانی ہے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی زندگیوں پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی مصیبتیں آئیں طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں۔ مگر انہوں نے کبھی بھی سچائی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ جوں جوں دشمن تکلیفیں دینے اور ایذاء پہنچانے میں بڑھتا گیا توں توں وہ معرفت اور کلمۂ حق کی بلندی اور اپنے عقائد کے اظہار میں بڑھتے گئے۔ چنانچہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب مکہ میں ایمان لائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ واپس جاؤ اور اپنی قوم کو میری بعثت کی خبر دو۔ لیکن انہوں نے نہایت پرجوش لہجے میں کہا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں کفار مکہ کے سامنے ہی کلمہ توحید کا اعلان کروں گا۔" حالت یہ تھی کہ وہ غریب الوطن تھے مکہ میں کوئی ان کا حامی مددگار نہ تھا۔ اس کے باوجود وہ مسجد حرام میں آئے اور باواز بلند کہا:-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آواز کا سننا تھا کہ کفار ٹوٹ پڑے اور سخت زدوکوب کی۔ لیکن انہوں نے دوسرے دن پھر اسی جوش کے ساتھ خانہ کعبہ میں اسی کلمہ کا اعلان کیا اور کفار نے پھر اسی طرح مارا پیٹا۔

(بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذرؓ)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ شروع میں ایمان لانے والے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے اسلام میں داخل ہونے سے قبل کوئی بھی قرآن مجید کی تلاوت اونچی آواز سے نہ کرتا تھا۔ لیکن جب وہ ایمان لائے تو انہوں نے پختہ عہد کیا کہ کفار کے سامنے اونچی آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کروں گا۔ چنانچہ آپ نے ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ قریش خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مقام ابراہیمؑ کے پاس پہنچ کر باآواز بلند کہا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔

چنانچہ کفار قرآن مجید کی آیات سنتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور مارنے پیٹنے لگے۔ جب وہ واپس آئے تو چہرے پر زخموں کے نشان دیکھ کر صحابہؓ نے کہا ہم کو اسی کا ڈر تھا۔ آپ نے جواب دیا۔ خدا کے دشمن آج سے زیادہ مجھے کبھی کمزور نظر نہیں آئے اگر کہو تو کل بھی ان کو اسی طرح اعلانیہ قرآن مجید سنا آؤں۔

(اسد الغابہ تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے رنگ میں ہی رنگین تھے۔ ان پر بھی قبولِ احمدیت کے بعد طرح طرح کی تکالیف آئیں ہر طرح سے آزمائے گئے۔ مگر کسی امتحان اور تکلیف کے وقت سچائی کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہمیشہ اپنے عقائد کا اظہار واضح الفاظ میں کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے۔ آپ بیعت کرنے کے بعد قادیان آئے ہوئے تھے کہ آپ کے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تحریری معاہدہ کرنے کے بعد کہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ دوں گا۔ نیز پندرہ روز کے بعد واپس بھیج دوں گا۔ اپنے ساتھ گاؤں لے گئے۔ مگر خلاف وعدہ جب آپ گاؤں پہنچے تو آپ پر سختیوں کے دور شروع ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ نہ صرف زبانی سختی اور طعن و تشنیع تک ہی محدود رہا۔ بلکہ اس سے گذر کر ہاتھوں اور لاتوں تک اور پھر کھلتے کھلتے جھڑیوں اور لاٹھیوں کے وار اور مظاہرے بھی اکثر ہوتے اور ایک وقت تو حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ جھڑیوں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلہاڑیوں تک کے حملے کیے گئے۔ اور کئی نے مل کر گرایا اور چھاتی پر بیٹھ کر جان تک لینے کی کوشش کی۔ مگر ان تمام مصیبتوں اور تکالیف سے آپ کبھی نہ گھبرائے۔ بلکہ بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ان تکالیف کا مقابلہ کیا اور ایمان سے منہ نہ موڑا۔

(اصحاب احمد جلد نہم)

اسی طرح حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو اس وقت آپ "مرالی" ضلع گوجرانوالہ میں اپنے ماموں کے ہاں رہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے قصبہ مرالی میں پہنچ کر اپنی بیعت کا اعلان کر دیا۔ اور اپنے عقائد وغیرہ بتلائے۔ اس پر قصبہ میں شور برپا ہو گیا۔ اور شدید مخالفت کا آغاز ہوا۔ اہلحدیث مولویوں کی طرف سے مقاطعہ کروا دیا گیا۔ لوگ آپ کو سرِ عام گالی گلوچ دینے لگے۔ مگر آپ نے ان تکالیف کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ اپنے رب کے حضور جھکتے اور اس سے صبر کی توفیق مانگتے اور اپنے عقائد سرِ عام بیان کرتے رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے یہ اصحاب ہمارے لئے اسوہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی ہمیشہ خدا کے دین پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صبر کر اے ناقۂ راہ ہمت نہ ہار
دور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیان

ہر قسم کے وی بیلٹ۔ فلور ملوں اور رائس ملوں کی ضروریات کا سامان واجب نرخوں پر ہم سے
خریدیے
کے ایم شریف اینڈ کمپنی
۷ نشتر روڈ — لاہور
فون نمبر ۶۵۵۱۳

آپ کا خریداری نمبر رسالے کے ریپر پر لکھا ہوتا ہے لہذا آپ جب بھی دفتر سے خط و کتابت کریں اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (مینیجر تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

حضرت عثمان غنی رضؓ

آپ کا نام عثمان اور والد کا نام عفان تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آنے کے باعث لقب ذوالنورین تھا۔ دولت و ثروت کی وجہ سے غنی مشہور تھے۔ خاندان بنو اُمیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ رسول کریمؐ سے چھ برس چھوٹے تھے۔ اور سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضؓ کی ترغیب سے اسلام قبول کیا۔ شرم و حیا اور سخاوت میں مشہور تھے۔ نرم مزاجی اور بُردباری میں آپ کی مثال نہیں۔

جب آپ نے اسلام قبول کیا تو چچا نے ہر طرح سے تنگ کیا۔ مگر آپ کے پائے استقلال کو لغزش نہ آئی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں ۲۰،۰۰۰ کا میٹھے پانی کا کنواں خرید کر عام لوگوں کے لئے وقف کر دیا۔ سوائے غزوۂ بدر کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں مسلمانوں کی طرف سے سفیر بن کر گئے۔ غزوۂ تبوک میں ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے اور دس ہزار دینار بارگاہ رسالت میں پیش کئے۔

آپ حضرت عمر رضؓ کے بعد مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کی خلافت کے دوران ایران کے اکثر علاقوں میں گڑبڑ تھی۔ آپ نے ان علاقوں کو از سرِ نو فتح کیا۔ آپ کے عہد میں مسلمان قبرص، روڈس، طرابلس، ٹیونس، مراکش اور الجزائر کے علاقوں پر قابض ہو گئے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ دُور دراز کے علاقوں میں قرآن کریم مختلف لہجوں میں پڑھا جاتا ہے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے حضرت ابو بکرؓ کے ذریعہ محفوظ کیے گئے قرآن کی نقلیں کرا کے مختلف ملکوں کو بھیجیں۔ آپ نے ایک بحری بیڑا بھی بنوایا۔ بہت سی عمارتیں، نئی سڑکیں، مسافر خانے اور سرائیں بنوائیں۔

حضرت عثمانؓ کی نرم مزاجی سے بعض لوگوں نے آپ کے خلاف سازشوں کے جال بچھانے شروع کر دیئے۔ خلافت کے آخری چھ سال ان ہی فتنوں کی نذر ہو گئے۔ ان فتنوں میں باغی مدینہ میں جمع ہوئے اور آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور کئی دن گھیرے رکھا۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو جب کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ چار آدمی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر بیاسی سال تھی آپ کی شہادت سے اسلامی اتحاد کو ایسا نقصان پہنچا کہ بعد میں مسلمانوں کو وہ اتحاد کبھی نصیب نہ ہوا۔

(عبد القادر آفتاب بھٹی۔ بشیر آباد)

ہمدردی

عاصم اپنے چچا یوسف کے ساتھ گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے دادا جان کے گاؤں میں سیر کے لیے آیا ہوا تھا۔ اُسے گاؤں کی لہلہاتی کھیتیاں پانی سے بھری ہوئی نہریں اور چرند پرند بہت اچھے لگتے تھے۔

صبح کے وقت عاصم اور چچا نے پراٹھے اور خالص مکھن اور لسی کا مزیدار ناشتہ کیا اور کھیتوں کی سیر کے لیے تیار ہو گئے صبح کا وقت تھا اور موسم بے حد خوشگوار ہر طرف رنگ برنگی چڑیاں اپنی پیاری آواز میں چہچہا رہی تھیں۔ کسان آہستہ آہستہ اپنے مویشیوں کو ہنکاتے ہوئے کھیتوں کی طرف جا رہے تھے۔

سورج لمحہ بہ لمحہ اپنی روشنی تیز کرتا جا رہا تھا۔ وہ دونوں چلتے چلتے بہت دور پہنچ گئے۔ گرمی زیادہ ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ ایک بڑے سے کیکر کے درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے۔ اور باتیں کرنے لگے عاصم کو سیر میں بہت لطف آیا تھا اس لئے وہ بہت خوش تھا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ انہیں ایک بوڑھا کسان آتا ہوا دکھائی دیا۔ اُس کے اُداس چہرے پر غربت کے سائے تھے اور اُس کے کپڑوں پر بیسیوں پیوند لگے ہوئے تھے۔ اُس نے اپنے خستہ حال جوتے ایک درخت کے نیچے رکھے اور اپنا پھاوڑا اٹھا کر کھیت میں کام کرنے لگا۔ اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ابھی تک عاصم اور اس کے چچا کو نہیں دیکھا تھا۔

عاصم بہت شرارتی تھا۔ اُسے ایک شرارت سُوجھی۔ اُس نے اپنے چچا جان سے کہا کہ کیوں نہ ہم اُس کے جوتے کہیں چھپا دیں۔ بعد میں وہ اپنے جوتے ڈھونڈے گا اور خوب پریشان ہوگا۔ یہ سُن کر اُس کے چچا جان کہنے لگے کہ بیٹے کسی کو ستا کر خوش ہونا اخلاق سے گری ہوئی حرکت ہے۔ اور یہ بے چارہ تو پہلے ہی بہت پریشان ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہ پچاس روپے کا نوٹ چپکے سے جا کر اس کے جوتوں میں چھپا دو پھر دیکھنا کیا ہوگا۔ عاصم نے اپنے چچا سے پیسے لئے اور چپکے سے جا کر نوٹ اُس کے جوتوں میں چھپا دیا۔

جب کسان نے اپنا کام ختم کر لیا تو وہ اُس درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گیا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا پھر وہ جانے کے لئے اٹھا جب وہ اپنے جوتے پہننے لگا تو اُسے اندر کوئی چیز محسوس ہوئی۔ اس نے جلدی سے جُوتے کے اندر ہاتھ ڈالا تو پچاس روپے کا نیا کڑکڑاتا نوٹ اس کے ہاتھ میں آگیا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے ساکت ہوگئیں۔ خوشی کے مارے اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکلے اور رخساروں پر رینگتے ہوئے نیچے گر کر زمین میں جذب ہوگئے۔ وہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کے لئے کوئی فرشتہ بھیجا ہے۔ جس نے یہ روپے اس کی مدد کیلئے بھیجے ہیں۔ اس کے ہاتھ فوراً دُعا کے لئے اُٹھ گئے اُس نے اپنی چیزیں اٹھائیں اور خوشی سے جھومتا اور گنگناتا ہُوا واپس روانہ ہوگیا۔

عاصم کو یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اور اُس نے اپنے دِل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ بھی ہمیشہ دوسروں کی مدد کیا کرے گا۔

(مرسلہ :- کنول خالد - کراچی)

آٹوگراف

کتنا پیارا اور دِل کش لفظ ہے۔ کوئی اچھا شاعر ہو یا کھلاڑی ہو یا کوئی بڑا آدمی۔ چھوٹے چھوٹے بچے۔ اور جوان آٹوگراف لینے کے لئے ان کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور بڑی دیر کے بعد جب وہ آٹوگراف لینے والوں پر نظر کرم ڈالتے ہیں تو بچوں اور جوانوں کے چہرے کھِل اُٹھتے ہیں۔ اگر نہیں تو خود اندازہ کر لیجئے مجھے بھی آٹوگراف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لینے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ جہاں کسی بزرگ ہستی کو دیکھا آٹوگراف بک نکالی اور آہستہ سے کہا آٹوگراف پلیز۔ اور وہ ہماری معصوم صورت کی قدر کرتے ہوئے دستخط یا کوئی نہ کوئی قول درج فرماتے۔ اِدھر اپنی یہ حالت کہ آٹو گراف دے دیجئے کے الفاظ سننے کے لئے یہ وقت آگیا ہے۔ زندگی میں پہلی دفعہ ایک دوست نے آٹوگراف مانگا تو ہمارا چہرہ خوشی سے سُرخ ہو گیا۔ اپنے بڑے پن کا تھوڑا سا احساس ہوا۔ کچھ الفاظ ذہن میں لانے کی کوشش کی تو ذہن میں کوئی قول ہی نہ تھا۔ میں نے کہا بھئی آٹو گراف کل ملے گا۔ اس نے کہا "بڑا وزیر اعظم آیا ہے۔ ایک دن کہا جائے انتظار جس کا"۔ میں نے کہا وزیر اعظم تو وقت ہی نہیں دیتا۔ میں نے تو تمہیں وقت بھی دیا ہے۔ اگلے دن آٹوگراف دیا۔ اس کے الفاظ کچھ یوں تھے "اگر تمہیں کسی خاردار جنگل سے گذرنا پڑے تو بتاؤ تم کیا کرو گے۔ یہی نا کہ کپڑوں کو سمیٹ کر اور احتیاط کے ساتھ قدم رکھتے ہوئے۔ انسانی زندگی بھی ایک خاردار جنگل کی مانند ہے جس میں قدم قدم پر شیطانی جنگل کے خاردار کانٹے بکھرے پڑے ہیں جو انسانی زندگی میں ہر وقت الجھنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ شوبی"۔

مجھے آٹوگراف دینے کے بعد احساس ہوا کہ کیوں نہ میں بھی بڑا آدمی بنوں اور آٹوگراف دوں۔ لیکن یہ تو بعد کی باتیں ہیں آیئے میں آپ کو اپنی آٹوگراف بکس کی سیر کرواؤں۔ میری آٹوگراف کاپیوں کے نام ہیں صداقت اور دوسری کا نام ہے شمع۔ تیسری پر صرف ۱۹۷۸ء لکھا ہوا ہے۔ شروع بسم اللہ پر نام ہے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے یہ اقوال درج ہیں۔ تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ تم زمین کے ستارے بن جاؤ۔ گوشہ نشینی کی زندگی ایک قسم کی بہشتی زندگی ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا قول "مومن دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا قول "ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اُٹھنے پر اُٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر گرے۔ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے"۔

اس کے بعد کچھ سیاسی لیڈروں کے دستخط وغیرہ ہیں۔ آ ۔ آپ میرے دوستوں کے اقوال سے ملئے۔ محمد نصیر صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر فرمایا کہ "خدا وہ وقت نہ لائے - صبح گوا ہو تم"۔ تنویر نے لکھا :- WITH BEST WISHES (نیک تمناؤں کے ساتھ) ورق الٹنے پر امی نے لکھا

"سر پر اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو"۔

باجی نے لکھا "زندگی ایک ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے"۔ میرے ایک دوست نے لکھا :-

"جب دولت ضائع ہوتی ہے تو کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب صحت ضائع ہوتی ہے تو کچھ نہ کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور جب کردار ضائع ہو جاتا ہے تو سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے"۔

"WHEN WEALTH IS LOST NOTHING IS LOST. WHEN HEALTH IS LOST SOMETHING IS LOST. WHEN CHARACTOR IS LOST EVERYTHING IS LOST."

پھر مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر خالد و تشحیذ نے فرمایا :-

"خدا کے در کا غلام بنیا۔ اس کے در کا غلام کبھی ضائع نہیں ہوتا"۔

پھر بہن نے تحریر کیا "گناہ کا اقرار کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ لیکن گناہ کا ارتکاب کرنا سب سے بڑی لعنت ہے"۔

چھوٹی بہن نے تحریر کیا :-

"سدا مسکراتے رہو۔ اور بلندی فلک پر ستاروں کی طرح چمکتے رہو۔ ہمیشہ خوش و خرم رہو"۔

جلسہ سالانہ پر امریکن خواتین کے وفد کی رکن نے ہمیں یہ تحریر عنایت کی :-

"MAY ALLAH BLESS YOU AND KEEP YOU STEADEAST WITH EFFECHION."

پھر کچھ شعر عنایت ہوئے جو میں لکھنے سے قاصر ہوں، ورق الٹے تو شمیم کی تحریر

"RING IS ROUND. IT HAS NOEND MY LOVEFOR YOU IS TRUE"

پھر ایک بزرگ خاتون صاحبہ نے تحریر لکھ کر دی "خدایا تیرے حضور التجا ہے کہ یہ بچہ ہمیشہ امن و سکون کی زندگی بسر کرے۔ صاحب علم ہو۔ سعادت مند ہو۔ اور تیرا سایۂ رحمت اس کے سر پر رہے۔ بزرگوں کی دعائیں اس کے ساتھ ہوں آمین"

پھر ایک تحریر ہے اور وہ ہے امین کی

"DEAR BE YOUR LIFE LIKE MATHEMATIGS FRIEND ADDED — ENEMIES —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

SUBTRACTED JOYS —
MULTIPLY — SORROWS
DIVIDED."

پھر ایک شعر پڑھ لیں:

"بادلوں کی طرح رہو جو پھولوں پر بھی
برستا ہے اور کانٹوں پر بھی"۔

(سید اویس احمد جنود — سرگودھا)

ہم ہوئے فیل

وہ دن ہمارے لئے کسی قیامت سے کم نہ تھا۔ مارے خوف کے ہمارا خون خشک ہوا جا رہا تھا۔ گھر سے ڈھیروں دعائیں کرتے ہم سکول پہنچے۔ سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ ایک ہی خوف تھا نہ جانے کیا ہو؟ پتہ نہیں پاس ہوں گے یا فیل۔ ہر ایک کو یہی دھڑکا لگا ہوا تھا اور سب ہی زیر لب دعاؤں میں مشغول تھے۔ جو ہوشیار تھیں وہ اوّل آنے کی دعائیں مانگ رہی تھیں۔ لیکن ہم جیسے نالائق صرف یہی دعا مانگ رہے تھے۔ اللہ میاں! آپ کے پاس کر دے۔ اگلے سال خوب محنت کریں گے۔ اور جب سکول کا وسیع لان لڑکیوں اور [illegible] تو انہیں سے بھر گیا جو شاید فیل ہونے والی لڑکیوں کا رونا دھونا دیکھنے کے لئے ہی آئی تھیں۔ تو ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے کرسی سنبھالی اور نتیجہ کا اعلان فرمانے لگیں۔ وہ بڑے مزے سے صرف فیل ہونے والی لڑکیوں کے ناموں کا اعلان کرتی جاتی تھیں۔ اور جس بے چاری قسمت کی ماری کا نام آتا تو ایک دم سے اس کی آنکھیں ساون بھادوں کا سماں پیش کرنے لگتیں اور جوں جوں نتیجہ کا اعلان ہوتا گیا یہ بارش تیز تر ہوتی گئی۔ ہمارے لئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ کیونکہ اس سے قبل ہم اپنے محلے کے سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ اور اپنے فیل پاس ہونے کا علم ہمیں اپنی ٹیچر سے بہت پہلے معلوم ہو جاتا تھا۔ سب سے پہلے نویں جماعت کی باری تھی اور سب سے آخر میں ہماری جماعت کی۔ اور جب ہماری جماعت کی باری آئی تو مارے ڈر کے ہم نے وہاں سے بھاگنے ہی میں عافیت سمجھی کیونکہ ہمارے سامنے بے شمار لڑکیاں مدھم مدھم ہچکیوں میں رو رہی تھیں۔

سکول کے ایک ویران کونے میں پہنچ کر ہم نے کچھ اطمینان کا سانس لیا۔ ہماری ساتھی شکیلہ بھی تھی۔ اور ہم ابھی تک اپنے پاس ہونے کی دعائیں مانگ رہے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنے میں ہماری کزن جو اُس وقت نویں جماعت میں تھیں ہمیں ڈھونڈتی ہوئی اُدھر آ نکلیں۔ اسے مسکراتا دیکھ کر ہمیں اپنے فیل ہونے کا یقین ہو گیا۔

باجی میں ...... میں .... فیل .....

ہو.... گئی ...... ؟

ہم نے آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے کہا۔ نہیں تم تو فیل نہیں ہوئی۔ البتہ تمہاری دوست شکیلہ ریاضی میں فیل ہے۔ شکیلہ ریاضی میں فیل ہے! شکیلہ نے یہ سن کر کر رونا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہم نے بھی۔ ہماری کزن نے بہتیرا سمجھایا کہ تم پاس ہو شکیلہ فیل ہے مگر ہم کیسے یقین کر لیتے۔ کیونکہ شکیلہ امتحانوں میں ہم سے پچھلی سیٹ پر تھی۔ اور ریاضی کا تمام پرچہ ہم نے اُسے نقل کروایا تھا اور جبکہ وہ ہماری نقل سے فیل ہوئی تو ہم کیسے پاس ہو گئے۔ چنانچہ اور اونچی آواز سے رونا شروع کر دیا۔ اب سارا سکول خالی ہو چکا تھا۔ جو لڑکیاں فیل تھیں وہ بھی آنسو خشک کرتی گھروں کو چل دی تھیں۔ اور جو پاس تھیں وہ ایک دوسرے کے گلے ملتی مبارکباد دیتی خوشی خوشی گھروں کو روانہ ہو گئیں تاکہ گھر والوں سے انعام حاصل کریں۔

لیکن ہم اب تک سکول کے اس ویران کونے میں کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔ گھر والوں کے سامنے کس منہ سے جائیں کیونکہ فیل ہونے کا یہ پہلا اتفاق تھا۔ ہماری کزن بھی اب تک گھر جا چکی تھی۔ اتفاقاً اُدھر سے ہماری مِس کا گزر ہوا تو انہوں نے ہمیں روتے دیکھ کر بتایا کہ تم پاس ہو پھر کہیں ہمیں یقین آیا۔ راستے میں ہم سے کئی عورتوں نے پوچھا کہ فیل ہو گئی ہو تو ہم نے کہا نہیں۔ لیکن آنکھیں جو اتنا رونے سے سُرخ ہو چکی تھیں۔ وہ ہمارے فیل ہونے پر ہی دلالت کر رہی تھیں۔ تاہم پاس ہونے کی وجہ سے اب ہمارے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ بھی تھی۔

(زاہدہ نذیر ۔ ربوہ)

آصف میرا بیٹا!

آج بھی آصف کو معمول کے مطابق جھڑکیاں ملیں تھیں۔ ان جھڑکیوں میں پہلے سے زیادہ سختی تھی۔ ماسٹر صاحب نے کہا۔ آصف! اگر کل تک فیس ادا نہ کی تو تمہارا نام خارج کر دیا جائے گا۔ کل فیس لے کر آنا۔ ورنہ سکول کا رُخ نہ کرنا۔ آصف شام کو گھر آیا اور آتے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی امّی کے کمرے میں گیا۔ مگر اس نے دیکھا تک نہیں اور وہ بے چاری دیکھتی بھی کیسے۔ وہ تو کافی دنوں سے بیمار تھی۔ اسی وجہ سے تو آصف اپنی فیس ادا نہ کر سکا تھا۔ اور باقی رہے اس کے ابا تو وہ تھے ہی نہیں۔ اس کی امّی ہی تو لوگوں کے گھروں میں کام وغیرہ کر کے آصف کی فیس اور دو وقت کا کھانا مہیا کرتی تھی۔

آصف زار و قطار روتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور بہت دیر تک روتا رہا۔ اسے کھانے کیلئے کھانا بھی نہ ملا۔ اس نے موم بتی کی روشنی میں پڑھنا شروع کر دیا مگر فیس کا خیال اور ماسٹر صاحب کی جھڑکیاں کانوں میں گونج رہی تھیں۔ اس وجہ سے وہ سخت پریشان اور مضطرب تھا۔ آخر موم بتی ختم ہونے لگی اور اس کی روشنی کم ہوتی گئی حتٰی کہ وہ بجھ گئی۔

آصف بستر پر لیٹ گیا مگر نیند۔ وہ تو اسے نہ آئی تھی نہ آئی۔ ادھر کمرے میں اندھیرا اور باہر اندھیری رات سائیں سائیں کر رہی تھی۔ آصف کا جی چاہا کہ اس گھر سے بھاگ جائے اور راتوں رات کہیں سے فیس کے لئے پیسے لے آئے۔ وہ کھڑکی تک آیا۔ مگر ماسٹر صاحب کے الفاظ آگ کے شعلے بن کر سامنے آ رہے تھے جیسے ابھی اسے بھسم کر کے رکھ دیں۔ آصف ڈر کر پیچھے ہٹا اور تڑاخ سے کھڑکی بند کر دی۔ یہ آگ کے شعلے دراصل جگنو تھے جو ساتھ ہی واقع باغ میں اُڑ رہے تھے۔

آصف پھر بستر پر لیٹ گیا۔ اور کچھ دیر بعد نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ صبح جب اذان ہوئی تو آصف نے اٹھ کر وضو کیا۔ اور نماز پڑھی اس نے فیس کی ادائیگی کے لئے اپنے ربّ العالمین سے دعا کی۔ پھر قرآن کریم کی تلاوت کی۔ امی جان کو سلام کیا اور سکول کی تیاری کرنے لگا۔

آصف نے اپنی لاچار اور بیمار ماں کو بتا دیا کہ اگر آج بھی فیس ادا نہ کی گئی تو میرا نام کٹ جائے گا۔ یہ سن کر ماں کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ آصف بھی رونے لگا۔ ماں نے اسے پیار کیا۔ اور دلاسہ دے کر سکول رخصت کیا۔ اور کہا کہ فیس لے کر تمہارے پیچھے آتی ہوں۔ آصف نے پوچھا امّی جان! پیسے کہاں سے لیں گی۔ امّی نے جواب دیا ہمارے ہمسائے بہت امیر آدمی ہیں سے قرض لے لوں گی اور آہستہ آہستہ جب پیسے ہوں گے تو ان کو دے دوں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی امی نے اسے ناشتے کے لئے دو آنے دیئے۔ وہ سکول بھی پیدل ہی جاتا تھا۔ کیونکہ سکول تک نہیں پیسے کرایہ وہ کہاں سے ادا کرتا۔

آصف آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا سکول کی جانب رواں تھا۔ اور فیس کے خیالات میں گم تھا۔ کہ اچانک اسے ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کا ہونٹ پھٹ گیا۔ اور خون بہنے لگا۔ اس نے منہ صاف کیا اور دیکھا کہ جس پتھر سے اسے ٹھوکر لگی ہے اس کے نزدیک ایک انگوٹھی پڑی ہوئی ہے۔ اس نے انگوٹھی اٹھائی تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ سونے کی ہے اور اس میں ایک نگینہ ہے جس سے مختلف رنگوں کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔ اس نے انگوٹھی جیب میں ڈال لی اور چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے اپنی فیس ادا کروں گا۔ لیکن معاً اسے خیال آیا کہ یہ انگوٹھی میری نہیں ہے اسے ماسٹر صاحب کے کل والے الفاظ بھی یاد تھے۔ اور ان کا پچھلے دنوں کا پڑھایا ہوا سبق بھی یاد آ گیا۔ جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ اگر تمہیں کوئی چیز ملے تو اس کے حقیقی مالک کی تلاش کرو۔ وہ اس کشمکش میں مبتلا تھا کہ نیکی بدی پر غالب آ گئی۔

اس نے کہا میں یہ انگوٹھی جا کر ماسٹر صاحب کو دے دوں گا۔ اور وہ اخبار میں اشتہار دے کر اسے اس کے مالک تک پہنچا دیں گے تھوڑی ہی آگے اسے خوش پوش ادھیڑ عمر کی ایک عورت دکھائی دی جو اپنی کوئی گمشدہ چیز تلاش کر رہی تھی۔ آصف نے نزدیک جا کر پوچھا خالہ جان کیا کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میری سونے کی انگوٹھی یہیں کہیں گر گئی ہے اور وہ پورے آٹھ ہزار روپے (۸۰۰۰) کی ہے۔

آصف نے آٹھ ہزار کا لفظ سنا تو سناٹے میں آ گیا اور دل میں لالچ آیا کہ میری جیب میں آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ مگر نیکی غالب آ چکی تھی۔

آصف نے پوچھا کیا آپ اس کی کوئی خاص نشانی بتا سکتی ہیں۔ اس نے کہا کہ اس میں ایک نگینہ ہے جس سے مختلف رنگوں کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ آصف نے جیب میں ہاتھ ڈال کر انگوٹھی نکالی اور عورت سے کہا یہی ہے۔ یہ الفاظ ابھی آصف کے منہ میں ہی تھے کہ اس نے انگوٹھی جھپٹ لی اور دیکھ کر بولی یہی انگوٹھی ہے بیٹے۔ بتاؤ میں تمہیں کتنا انعام دوں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو۔ دوسو۔ تین سو۔ یا جتنا تم مانگو۔ آصف بولا خالہ جان میں نے یہ نیکی کسی انعام کی خاطر نہیں کی۔ جب عورت نے اصرار کیا تو آصف بولا خالہ جان اگر آپ مجھے انعام دینا چاہتی ہیں تو میرے ساتھ سکول چل کر میری فیس دے دیں۔ میری امی بیمار ہے ابا فوت ہو چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔ اور ساری کہانی سُنا دی۔

عورت آصف کے ساتھ سکول گئی اور ماسٹر صاحب کو کہا میں آصف کی امی ہوں اور اس کی فیس دینے آئی ہوں۔ ماسٹر صاحب بولے۔ میں آصف کی امی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ کئی بار سکول میں آچکی ہیں۔ اصل بات بتائیں۔

اس عورت نے آصف کی نیکی کی کہانی سُنائی تو ماسٹر صاحب بولے ہمیں ایسے ہی بچوں پر فخر ہے اور امید ہے کہ ہر لڑکا آصف کے نقشِ قدم پر چلے گا عورت نے ماسٹر صاحب کو بتایا کہ آصف کو اجازت دیں تو میں اس کے ساتھ اس کی امی کی عیادت کر آؤں۔ ماسٹر صاحب نے بڑی خوشی سے اجازت دے دی۔ عورت آصف کے ساتھ سکول سے باہر آگئی۔ اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چند منٹوں میں وہ دونوں گھر پہنچ گئے۔

آصف نے امی کو آواز دی وہ لیٹی ہوئی تھیں۔ نہ بولیں آصف نے پھر آواز دی۔ مگر وہ پھر نہ بولیں۔ عورت نے جب آصف کی امی کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو زبردست بخار تھا۔ اور وہ بخار سے بے ہوش پڑی تھیں۔ عورت نے آصف کو کہا میں ابھی ڈاکٹر صاحب کو لاتی ہوں تم یہاں ٹھہرو۔ وہ عورت گئی اور جلد ہی ڈاکٹر صاحب کو لاتی ہوں۔ تم یہاں ٹھہرو۔ وہ عورت گئی اور جلد ہی ڈاکٹر صاحب کو لے آئی۔ ڈاکٹر صاحب نے مریضہ کو دیکھا۔ ٹیکہ لگایا۔ اور کچھ دوائی دے دی۔ اور کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ بخار جلد اتر جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب دوائی دے کر چلے گئے۔ اور مزید دوائی لانے کے لئے عورت کو ساتھ لے گئے۔ جب عورت دوائی لے کر واپس آئی تو آصف کی امی ہوش میں آچکی تھیں۔ آصف نے اس عورت کے متعلق اپنی امی کو سب کچھ بتا دیا۔

آصف کی امی بولیں بہن! خدا نے آپ کو میرے لئے فرشتۂ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا دے۔ وہ عورت بولی بہن! میں فرشتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ تمہاری ہی طرح ایک بیوہ خاتون ہوں کوئی بیٹا بھی نہیں۔ لاکھوں روپے کی جائیداد کی مالکہ ہوں۔ آج سے آصف میرا بیٹا اور تم میری بہن ہو گئی۔ اور میری وفات کے بعد آصف میری ساری جائیداد کا وارث ہوگا۔ پڑھائی اور کتابوں وغیرہ کا خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ تم دونوں میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ چنانچہ وہ اپنی بہن کے گھر چلے گئے اور ہنسی خوشی رہنے لگے۔

دیکھا عزیز بھائیو! آصف کی دیانتداری کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی کیسا اچھا دیا اور آخرت کی جزا الگ ہے۔ ہمیں بھی ہر معاملہ میں دیانتداری سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ (آمین)۔

(حافظ غلام سرور۔ گھسیٹ پورہ)

خدمتِ دین

پیارے بچو! والدین کا وجود انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اگر دنیا کی کوئی اور چیز ہم سے کھو جائے تو اسے کسی نہ کسی طرح دوبارہ حاصل کر لینا ممکن ہے۔ لیکن والد یا والدہ کے وجود سے ایک دفعہ محروم ہو جانے کے بعد ہم اسے کسی قیمت پر بھی دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے ذرا آپ اندازہ کریں ماں بچے کو کتنی محبت سے اپنی گود میں پالتی ہے راتوں کو اس کے لئے جاگتی ہے۔ اگر خدانخواستہ بچہ بیمار ہو جائے تو بے چاری کی جان پہ بن جاتی ہے ڈاکٹروں کے پاس لئے پھرتی ہے جب تک بچہ صحت یاب نہ ہو جائے اُسے چین نہیں آتا۔ الغرض بچے کی خوشی سے خوش اور اس کی تکلیف سے غمگین ہو جاتی ہے اس طرح باپ بھی اپنے بچوں کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ دن بھر مزدوری کرتا ہے جو کچھ اُسے ملتا ہے اپنے بچوں کی خوراک اور پوشاک کی نظر کر دیتا ہے غرض ماں اور باپ اپنے ذاتی آرام اور آسائش کی پرواہ کئے بغیر اپنی اولاد کی تمام سہولتوں اور آسائشوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہو۔ اور نہ ان کو جھڑکو۔ سورۃ لقمان میں خدا تعالیٰ نے انسانوں کو جہاں اپنا شکر ادا کرنے کی تاکید کی ہے وہاں والدین کا شکر گزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ رسول خدا کی یہ حدیث بہت مشہور ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ نیز یہ کہ رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے جو شخص اپنے ماں باپ کو خوش رکھتا ہے خدا بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو انہیں ناراض کرتا ہے اللہ تعالےٰ بھی اس سے ناراض ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ سے پوچھا۔ میں سب سے زیادہ کس کی خدمت کروں آپ نے جواب دیا اپنی ماں کی۔ صحابیؓ نے دوبارہ پوچھا پھر کس کی آپ نے فرمایا اپنی ماں کی۔ اور تیسری بار پوچھنے پر بھی آپ نے یہی جواب دیا۔ صحابی نے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اپنے باپ اور دوسرے رشتہ داروں کی۔

پس ہمارا یہ اخلاقی اور روحانی فرض ہے کہ اپنے والدین کی دل وجان سے خدمت کریں۔ اُن کا ہر حکم خوش دلی سے بجا لائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا ئے آمین

(ذرین بشریٰ ۔۔ نادووال)

دُنیا کے دو مشہور لوٹنے

(۱) لائیڈیا کا سب سے امیر آدمی کروسز ایک بونا تھا۔ وہ بمشکل ڈھائی فٹ کا تھا۔ اور سردیوں میں ہمیشہ الماری کے ایک خانے میں بستر بچھا کر سویا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اُس کے مکان میں چور گھس آئے انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ امیر ترین آدمی کروسز کا گھر ہے۔ چور عین اُسی کمرے میں داخل ہوئے جس میں کروسز حسب معمول سو رہا تھا۔ کھڑ کھڑاہٹ کی آواز سن کر وہ جاگ اٹھا۔ اُس نے الماری کے ایک سوراخ سے جھانکا: دیکھا کہ چند اجنبی تیزی سے سامان سمیٹنے میں مصروف ہیں۔ اُسے اور تو کچھ نہ سوجھا۔ وہیں سے پوری مردانہ آواز میں گرجا "میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں"۔

بند کمرے میں جب اُس کی آواز گونجی تو چوروں کے ہوش اُڑ گئے۔ انہوں نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا۔ مگر بولنے والا نظر نہ آیا۔ اتنے میں کروسز نے گرج کر کہا۔ "بھاگ جاؤ ورنہ میں تمہیں کچا چبا جاؤں گا"۔ چور سمجھے اس کمرے میں ضرور بھوت رہتے ہیں۔ انہوں نے سامان وہیں پٹخا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔

(باقی صفحہ ۶۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

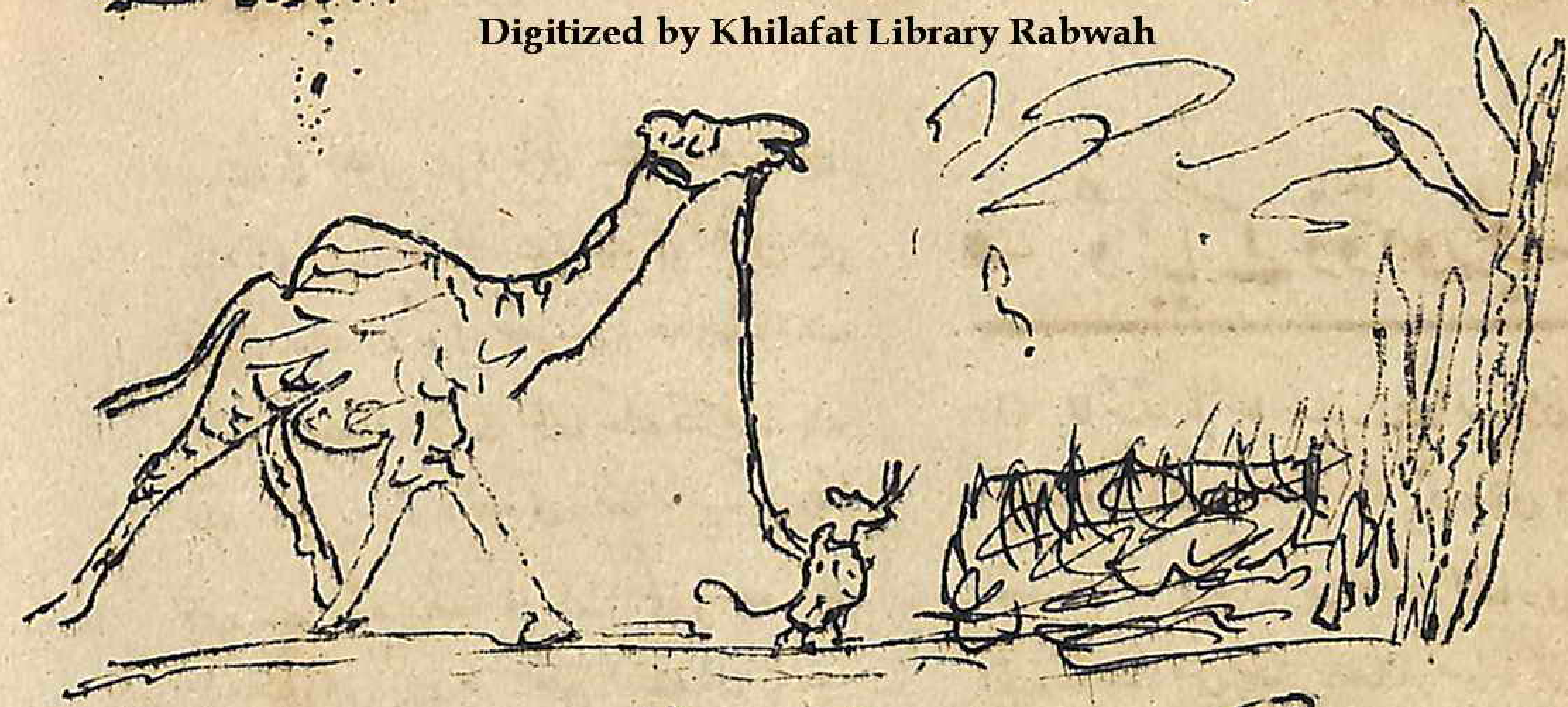

ایک چوہا اور اونٹ

اپنے مالک سے بگڑ کر ایک اونٹ
دوڑتا جنگل کی جانب چل دیا
ایک چوہے نے جو بِل سے کی نظر
دیکھ اُس نے اونٹ کو جاتا ہُوا
بولا اگر رسی پکڑ لوں اس کی میں
اونٹ کا مالک ابھی بن جاؤں گا
دوڑ کر رسّی پکڑ لی اونٹ کی
دِل میں سمجھا میں ہی مالک بن گیا
اُونٹ کو جب کہ نظر آیا یہ رنگ
ہو کے وہ حیران یوں کہنے لگا
تو نے کیا حرکت ارے چُوہے یہ کی
سچ بتا اس سے تیرا مطلب ہے کیا
پھر تو چوہے نے بگڑ کر یوں کہا
کیا نہیں معلوم میرا مدعا
مارا مارا پھر رہا تھا تو یہاں
کیا بُرا ہے میں جو آقا بن گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُونٹ نے دِل میں کہا کیا خُوب ہے
چل پکڑ پھر میری رسی اَب ذرا
اُونٹ نے ندی کی جانب رُخ کیا
چُوہا رسی تھام کر آگے چلا
چلتے چلتے پہنچے ندی کے قریب
اونٹ یہ خوشی سے پانی میں چلا
جب کہ چوہے نے یہ دیکھا ماجرا
چھوڑ کر رسی کنارے ہو گیا
اُونٹ نے پانی میں رکھا جو قدم
بولا چوہے سے کہ آقا جلد آ
چوہے نے مایوس ہو کر یوں کہا
ڈوب جاؤں گا اگر آگے بڑھا
اُونٹ نے جبکہ یہ دیکھی کیفیت
ہو کے یوں حیران چوہے سے کہا
بس اسی پہ دعوئے آقائی تھا
ٹل گیا جب وقت مشکل کا پڑا
پھر تو چوہے نے بصد حسرت کہا
سخت نادم ہوں کہ جو میں نے کیا؟
اُونٹ نے سُنتے ہی یہ فقرہ کہا
"توبہ کر" پھر بیٹھ پر لوں گا بٹھا
سخت نادم ہو کے چوہے نے کہا
واقعی میں بول بولا تھا بڑا
اپنے سے بڑھ کر نہ کرنا کوئی کام
مان لو بچّو! کہا آزاد کا
(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی ۔ منڈی مریدکے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم تشحیذ

تشحیذ الاذہان بچوں کا واقعی لاثانی رسالہ ہے جس کا مقصد تفریحی سے زیادہ اصلاحی ہے۔ بھیا ایک تجویز ہے۔ اور وہ یہ کہ اس وقت تک کئی ایک شہرہ آفاق شخصیات خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے احمدی ہیں مثلاً سر ظفر اللہ خان صاحب۔ اور مشہور زمانہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام جو تھیوریٹیکل فزکس کے بین الاقوامی ادارے کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

تو بھائی جان اگر ان کے حالات زندگی اور کارہائے نمایاں پر بھی ادارے کی طرف سے قلم اٹھایا جائے تو میرا خیال ایک بہترین قدم ہوگا۔ ڈاکٹر عبد السلام کے حالات زندگی جاننے کا کون مشتاق نہیں مہربانی فرما کر میری اس تجویز پر غور کیا جائے اور ہاں اگر آپ ضروری سمجھیں تو اس میں بھائی بہنوں سے مشورہ بھی لیا جائے بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ اور اگر کسی بھائی یا بہن کے پاس اسی قسم کا مواد ہو تو اور بھی بڑھ کر اچھی بات ہے۔

(آفتاب احمد — اوکاڑہ)

بھائی جان رسالہ اتنی دیر سے ملتا ہے کہ ہم انتظار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ اور جب اتنی دیر کے بعد ملتا ہے تو ایک دوسرے سے پہلے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جب تک پورا تشحیذ نہ پڑھ لیں اس وقت تک چین نہیں آتا۔ ہمارے گھر کے افراد جس دلچسپی سے تشحیذ کا مطالعہ کرتے ہیں شاید ہی کسی اور رسالہ کا کرتے ہوں گے۔

جب سب گھر والے پڑھ لیں تو ہم غیر از جماعت سہیلیوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتی ہیں وہ بھی پڑھ کر بہت متاثر ہوتی ہیں۔

ایک بات جس کی تشنگی ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ سوال و جواب اور مستقبل کے ادیب کا سلسلہ کیوں بند کر دیا گیا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(کوثر ناہید - کشور سلطانہ شگفتہ نواز شکیلہ تبسم چک ۵۶۳ گ.ب — فیصل آباد)

بھائی جان! آپ نے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس نے تو اس رسالے کو چودھویں کے چاند کی طرح چمکا دیا ہے

(ثمرہ باغانم — ٹنڈو غلام علی سندھ)

اکتوبر کے شمارے کا انتظار حد سے بڑھ گیا تھا۔ کہ ایک دن ڈاکیا ہمارا پیارا تشحیذ لے ہی آیا۔ اور انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں۔ اور بے اختیار منہ سے نکلا:—

وہ آ گیا جس کا انتظار تھا۔

رسالہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز باتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ خدا کرے تشحیذ اور زیادہ ترقی کرے۔

(رفیع احمد طاہر — سانگلہ ہل)

تشحیذ ملا۔ کہانیاں سب ہی اچھی تھیں مگر حلوہ پوری، عقل مندی، اور کبھی ہنستے اور کبھی روتے بہت پسند آئیں نظم "عزیزو میری نصیحت نہ ٹالو" بہت زیادہ پسند آئی۔ بھائی جان اگر آپ قلمی دوستی کا پرچہ شائع کر دیں تو کیا ہی اچھا رہے گا۔

(فہیم احمد شاہد — حافظ آباد)

تشحیذ کا شمارہ ملا جو مضمون بھی نظر سے گزرا وہ ہم سب کی حوصلہ افزائی کے لئے خوشی کا مقام رکھتا ہے۔ ننھے ادیب اور دوسری کہانیاں ہم کو بہت پسند آئیں خاص کر بہنوں کا صفحہ جس میں بہنوں کی کافی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ لطیفے اور نظمیں بھی پسند آئیں۔ یہ رسالہ ہم احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ایک ریڈیو اسٹیشن سے بھی زیادہ اچھا کام دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور بھی زیادہ برکت دے تاکہ یہ رسالہ ریڈیو اسٹیشن سے بدل کر ٹیلیویژن اسٹیشن بن جائے آمین۔

(محمد اسماعیل شاہد — صادق پور سندھ)

بھائی جان! تشحیذ میں ایک ایسی محفل شروع کرنی چاہیئے کہ جس میں ہمیں پتہ چل سکے کہ ہمارے مضامین آپ تک پہنچ گئے ہیں آیا وہ شائع کر دیئے جائیں گے یا وہ شائع ہونے کے قابل نہیں ہیں۔

(انوار احمد عامر — بیہنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ ۔۳

مرتبہ ——— وسیم احمد ظفر ۔ ربوہ

۱۔ "ب" سے شروع ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اسماء لکھیں۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الف سے شروع ہونے والی کُتب کے نام تحریر کریں۔

۳۔ کیا آپ اس چار حرفی پرندے کا نام بتا سکتے ہیں کہ جس کے تیسرے حرف کو مٹانے سے ایک ہتھیار بن جاتا ہے ؟

۴۔ بتائیے تو وہ کون شخص ہے جو جیب کاٹتا ہے لیکن چور نہیں۔؟

۵۔ ایک آدمی تیس (۳۰) فٹ اونچی دیوار پر تین (۳) فٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے چڑھتا ہے اور دو فٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے پھسلتا ہے۔ بتائیے وہ کتنے گھنٹوں میں اوپر چڑھے گا ؟

۶۔ باجی کے پاس کچھ سیب تھے ان میں سے آدھے انہوں نے خالد کو دے دیئے باقی جو بچے ان میں سے آدھے سیب امجد کو دے دیئے۔ اور باقی جو بچے ان میں سے آدھے زاہد کو دے دیئے۔ پھر بھی ایک بچ گیا جو باجی نے خود کھا لیا۔ بتائیے کل کتنے سیب تھے ؟

۷۔ وہ کونسی چیز ہے جو گھروں میں عموماً کام آتی ہے۔ بذاتِ خود کالی ہوتی ہے۔ استعمال کے وقت لال ہو جاتی ہے اور استعمال کے بعد سفید ہو جاتی ہے۔ ؟

(سید ظہیر احمد سمن آباد ——— کراچی)

۸۔ **پہیلیاں :۔**

(۱) سات حروف کا نام ہے اسکا
ہر وقت چلتی رہتی ہے وہ
لوہے پہ چلنا کام ہے اسکا
بتاؤ پھر کیا نام ہے اسکا

(۲) اوپر آگ اور نیچے پانی
بوجھنے والی میری نانی
لوگ مارتے ہیں منہ پر بھالا
بھالا پیتا ہے پانی کالا

(سید شعیر احمد سمن آباد ——— کراچی)

۹۔ نام بوجھیں :۔ انسانی جسم کا ایک عضو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ii) میرے نام کا پہلا حرف ناصر میں ہے احمد میں نہیں۔
(iii) میرے نام کا دوسرا حرف امرود میں ہے سیب میں نہیں۔
(iii) میرے نام کا تیسرا حرف خلیل میں ہے جلیل میں نہیں۔
(iv) میرے نام کا چوتھا حرف نوک میں ہے چوک میں نہیں۔

(عامر خلیل ادیل — گجرات)

۱۰۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کس چچا کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے؟
۱۱۔ جنگِ خندق کا نقشہ کس صحابی نے تیار کیا تھا؟
۱۲۔ سب سے پہلا بنک کس ملک میں قائم ہوا؟

نوٹ:۔ بچے اپنے جوابات ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء تک "ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ربوہ" کے نام بھجوا دیں۔ صحیح جواب بھیجنے والے بچوں کے نام تشحیذ میں شائع کئے جائیں گے۔

جوابات دماغ لڑاؤ ۳ ماہ نومبر دسمبر ۱۹۷۸ء

(۱) اوّل۔ آخر۔ احد۔ اعلیٰ
(۲) (i) جہلم۔ (ii) کراچی (iii) ٹیکسلا۔ (iv) ربوہ۔
(۳) ملک (i) شام۔ (ii) لبنان (iii) ڈنمارک۔ (iv) کشمیر
(۴) بلی تھی۔ (۵)۔ ماچس۔
(۶) (i) آنکھیں (ii) روپیہ (۷) نرگس۔
(۸) (i) ٹیپو سلطان (ii) ماؤزے تنگ۔
(۹)۔ ۸ (۱۰) وینس۔
(۱۱)۔ ۵۴ فٹ ۹ انچ۔

بقیہ از صفحہ ۵۵:۔

(۲) کلوی لینڈ کے ایک بوڑھے نے کہا "یہ آندھی بھی سخت مصیبت ہے۔ ایک مرتبہ تو میں مرتے مرتے بچا بس خدا نے بچا لیا۔ اب روزانہ صبح کام پر جاتے ہوئے محکمہ موسمیات سے پوچھ لیتا ہوں کہ آندھی تو نہیں آ رہی؟"

(انگریزی سے ترجمہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسکرائیے!

(۱) ایک موٹر سائیکل پر تین آدمی بیٹھے چلے جا رہے تھے۔ راستے میں پولیس والے نے انہیں پکڑ لیا اور پوچھا ایک موٹر سائیکل پر تم تین کیوں سوار ہو؟۔
اِن میں سے ایک بولا۔ ہمارا چوتھا ساتھی گاؤں گیا ہوا ہے۔

---

(۲) باپ (بیٹے سے) کیوں بیٹا پیدل چلیں یا سواری پر
بیٹا۔ ابا جان آپ کی مرضی ہے۔ ویسے اگر پیدل چلنا ہے تو مجھے گود میں اُٹھا کر چلئے۔
(نخاور ممتاز باجوہ۔ ڈرگ روڈ)

ایک شخص نے اپنے بیوقوف نوکر کو خط دیا اور کہا کہ اس کو لیٹر بکس میں ڈال دینا۔ نوکر نے ڈاک خانہ میں جا کر چلانا شروع کر دیا "میاں لیٹر بکس، او میاں لیٹر بکس کس کونے میں چلے گئے ہو جو آواز نہیں دیتے"۔
پھر ایک شخص سے پوچھنے لگا کیا میاں لیٹر بکس کی یہاں سے تبدیلی ہو گئی ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔
"او بیوقوف لیٹر بکس تو اس ڈبے کو کہتے ہیں جس میں خط ڈالے جاتے ہیں"۔
نوکر بولا۔ ہمیں کیا علم تھا کہ امام بکس اور کھدا بکس کی طرح اب چیزوں کے نام بھی رکھے جاتے ہیں۔
(عابدہ صدیقہ۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

---

(۱) جب اسٹیڈیم میں ہونے والی کشتی پھیکی پڑ گئی تو کسی نے ایک جانب سے ہاتھ ہلا کر کہا "یہ روشنیاں گل کر دو یہ پہلوان ہمارا وقت ضائع کر رہے ہیں"۔
مخالف سمت سے آواز آئی "د بیٹی کو مت سمجھاؤ۔ میرا نا دل ابھی ختم نہیں ہوا"
(سید ظہیر احمد۔ سمن آباد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

WATER PROOFING OF PROOFS

Are you planning to construct & new :

* Industrial Complex
* War House
* Super Market
* Residential Accomodation

Does your existing accomodation have problems of :

* Leakage
* Seepage
* Insulation

In all cases for geranteed water proofing and insulation of building please contact :

RAFI SONS
BUILDERS & SEALERS

Fortress Stadium, Lahore Cantt.

Phone : 3?0397

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ:۔

"میں تیرے ماننے والوں کو دُنیا کا اُستاد بناؤں گا"

پیارے بچو! دنیا کے استاد بننے کے لئے عالی دماغ ہونا ضروری ہے اور دماغ کو طاقت دینے کیلئے

مقوی دماغ گولیاں

ازحد مفید ہیں

اچھے طالب علم اور ذہنی کام کرنے والے ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں۔

آپ بھی یہ گولیاں استعمال کریں تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون نمبر ۔ ۴۴۸۴۷

فون ربوہ ۔ ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوتی پارچہ جات کے لئے سب سے اونچا نام

کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز۔ نوشہرہ

کی مصنوعات سمرینہ۔ ڈیلکس شرٹنگ۔ فینسی چیک۔ ۹۲۶۔ 75 برائے بیڈ سیٹ۔ ملیشا ۶۰ ۔۴۶۰ زین ۵۹۰ ۔ CS ۔ نوشہرلان۔ ہمیشہ پہننے میں آرام دہ۔ دیکھنے میں خوشنما۔ قیمت میں ارزاں

تقسیم کنندگان:

شیخ عبدالرحیم اینڈ سنز

۱۲۰۔ پنجاب بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور۔ فون نمبر ۶۱۷۴۷ / ۶۱۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ اللہ اکبر

سرورِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔

شہنشاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کا نکاح حضرت علیؓ سے کیا۔ حضرت فاطمہؓ گھر کا سارا کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک دفعہ چکی پیستے پیستے حضرت فاطمہؓ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ اور کام کرنا مشکل ہو گیا۔ آپ اس خیال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ حضورؐ سے گھر کے کام کاج کے لئے کسی خادم کے حاصل کرنے کی درخواست کریں۔ اس وقت حضور گھر تشریف نہ رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ حضورؐ سے فرما دیجئے کہ فاطمہؓ ایک خادمہ لینے کے لئے آئی تھی۔ یہ کہہ کر آپ واپس چلی آئیں۔

جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا!

"یا رسول اللہ فاطمہؓ ایک خادمہ لینے کی درخواست کر رہی تھیں"

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت سیدنا حضرت علیؓ کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا:۔

"میں تم کو ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو خادمہ سے بہتر ہے۔ سیدہ فاطمہؓ خوش ہو کر بولیں وہ کیا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا رات کو سونے لگو تو

سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمدللہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کرو تو تمام مشکلیں انشاء اللہ آسان ہو جائیں گی حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد مجھے کبھی کوئی مشکل

(باقی صفحہ ۶۷

لاہور میں پلاٹ، بنگلہ اور دیگر
ہر قسم کی جائیداد کیلئے تشریف لائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

GRAMS : REALESTATE

FAROOQS
OF GULBERG

3 E GULBERG MAIN MARKET
LAHORE, PAKISTAN.

Phones : 880848 883846

ہر قسم کے مکانات
بنگلہ جات اور کوٹھیوں کی تعمیر کے لئے
ہماری خدمات
سے فائدہ اٹھائیں
چوہدری محمد شریف اینڈ کمپنی
مصری شاہ لاہور

WITH COMPLEMENTS

NISAR
&
COMPANY

* IMPORTERS
* EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,
CHAUBURJI, LAHOAE. (Pakisten)

Cables : GENSIS
Telephones : Office 56476 Resd. 41453

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشیدہ کاری کیلئے خوبصورت پھول

نسیم اختر
کوٹ عبدالمالک

بقیہ صفحہ ۴۵ :- معلوم نہیں ہوئی ہیں چکی پیتے وقت بھی اس ورد کو جاری رکھتی اور اسکی برکت سے میرے ہاتھوں پر کبھی چھالے نہ پڑتے ۔

ہم ناصرات الاحمدیہ کو بھی چاہئے کہ ہم اپنا ہر قسم کا کام اپنے ہاتھوں سے کریں اور گھر کا کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کریں اور ان دعاؤں کا ہر وقت ورد کرتی رہا کریں خدا تعالیٰ ہم سب کو ایسے نیک اور اچھے نمونوں کو اپنانے کی توفیق دے ۔ آمین ۔ (نسیم قریشی ۔ کوٹ عبدالمالک)

سپلائرز ۔ ایجنٹ ۔ ڈیلر ٹیا سیکل یا
پرزہ جات سائیکل
مبارک سائیکل مارٹ
نیلا گنبد لاہور ۔ فون نمبر ۶۲۵۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہارِ تشکر!

گذشتہ سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے رسائل خالد۔ تشحیذ الاذہان کی خریداری میں توسیع اور ان کے لئے اشتہارات کی فراہمی کے سلسلہ میں قائدین اضلاع کو ٹارگٹ مقرر کر کے دیا گیا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سب قائدین اضلاع نے ہی ان ہر دو امور میں سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں بہت کوشش کی۔ لیکن

(۱) قیادت ضلع لاہور (۲) قیادت ضلع شیخوپورہ
(۳) قیادت ضلع فیصل آباد (۴) قیادت ضلع جھنگ
(۵) قیادت ضلع سیالکوٹ (۶) قیادت ضلع کراچی۔

نے خاص طور پر بہت تعاون فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں رسائل کی خریداری میں دوگنا اضافہ ہو چکا ہے۔

خاکسار سب قائدین اضلاع کے پُر خلوص تعاون کے لئے ان کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ رسائل کی خریداری اور اشتہارات کے حصول کے لئے سعی کرنے والوں اور خریداری قبول کرنے والوں اور اشتہارات دینے والے دوستوں کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

اور امسال پہلے سے بھی بڑھ کر تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

تشریف لائیں

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ۔ رہائش ۶۲۹۳۰

فیکٹری: رچنا ٹاؤن ۔ ۷۰۱۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ہمارا - آپ کا - اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پر معارف خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کے

ریشمی - سوتی کپڑے کی

خرید کیلئے ہمارے ہاں

تشریف لا دیں

بشیر اینڈ کمپنی فون ۶۵۵۹۳

۲۶۰ - سربلند بلاک اعظم مارکیٹ لاہور

قذافی سوپ

سورج مارکہ

دھوبی مارکہ

سستے اور اچھے

ہمیشہ استعمال کریں

ایجنسی کے لئے رابطہ قائم کریں

ضیاء کیمیکل اینڈ سوپ فیکٹری

بیکو روڈ کوٹ لکھپت - لاہور

قذافی سپر سوپ

چاند مارکہ صابن امتیاز سوپ

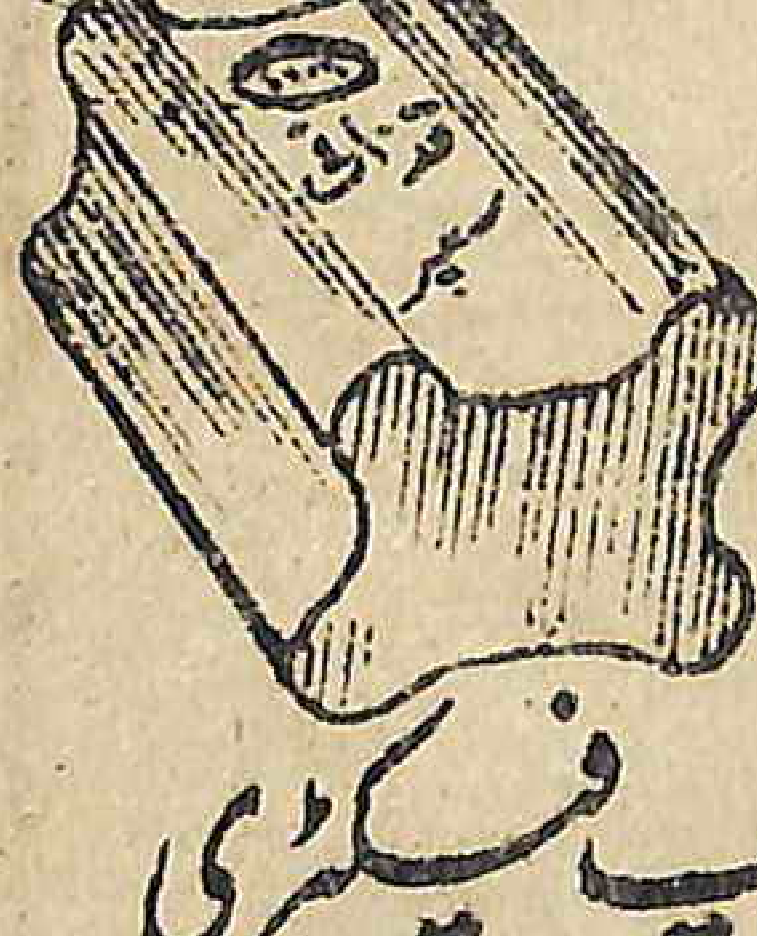

اعلیٰ اور عمدہ

ایجنسی کے متمنی

رابطہ قائم کریں۔

لاہور سوپ فیکٹری

بیکو روڈ۔ کوٹ لکھپت - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس
(EL KEMISTS)
فون
۸۱۶۶۴
سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ الف۔ الف اور
نیسپاک NESPAK
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
• الجھے ہوئے حسابات • انویسٹیگیشن آڈٹ
• انکم ٹیکس کے مسائل۔ • مشورہ جات بسلسلہ
REGISTRATION OF FIRMS & COMPANIES
• FINANCIAL ADVISORY.
• MANAGEMENT ADVISORY.
• LABOUR MANAGEMENT.
• FEASIBLITY REPORTS.
• COMPANY LAW کیلئے رجوع فرمائیں بہ
(مشورہ با معاوضہ)
محمد حسین تشنہ سینیر کنسلٹنٹ
تھرڈ فلور گارڈی ٹرسٹ بلڈنگ نیپیر روڈ۔ لاہور

ہر قسم کے ریڈیو
ٹیلیویژن۔ ریفریجریٹر
ائیر کنڈیشنرز اور
سوئی گیس کے چولہوں وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
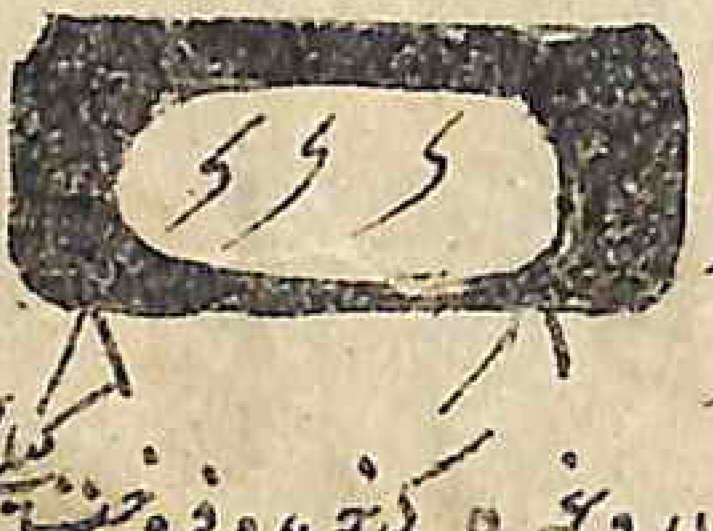
محمود ٹیلیویژن کمپنی
۲۱- ھال روڈ لاہور
فون ۱- ۵۲۸۲۱

ہر قسم کا سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر
خرید نے کے لئے
الامید
سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!
فون ـــــ ۶۴۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا

• کاغذ • بکس بورڈ اور • گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری

خدمات

حاصل کریں — اور دعا فرمائیں!

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور • گھر ملک عبد اللطیف ستکوہی

فون ۶۳۸۴۹ فون ۶۲۵۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)

Monthly **Tash-heez-ul-Azhan** Rabwah

January 1979 — *Editor*, MOHAMMAD SHAFIQUE QAISAR — Regd. No. L7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ بیج چارہ —— ○ لُوسن

○ شفتل —— ○ برسیم وغیرہ

چنے سفید —— چری

اور —— مرچ کنڑی

کی

خرید و فروخت کے لیئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!

انصاف کمپنی رجسٹرڈ کمیشن ایجنٹس

انصاف کمپنی

پُرانی غلّہ منڈی

فیصل آباد فون نمبر ۲۷۹۲۶